حضرت بابا بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دل فروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت بابا بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو واقعات

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بُک سیلرز لاہور

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت بابا بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات

مصنف: علامہ محمد مسعود قادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: -/120

ملنے کا پتہ

ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 042-7352022
Mob: 0300-4477371

فہرست

حرفِ ابتداء

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ط وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (النساء:۱۳)

''اور جو فرمانبرداری کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو داخل فرمائے گا اسے اللہ باغوں میں، بہتی ہوں گی جن کے نیچے نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں اور یہی ہے بڑی کامیابی ہے۔''

اللہ عزوجل کے فرمانِ بالا میں اس جانب اشارہ ہے کہ جو کوئی اپنی زندگی اللہ عزوجل کے فرمان اور حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت میں بسر کرے گا اور اتباعِ رسول اللہ ﷺ کو اپنا شعار بنائے گا تو اللہ عزوجل اسے جنت الفردوس میں داخل فرمائے گا اور جنت الفردوس کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کی یہ عادتِ کریمہ رہی ہے کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی حکم عدولی نہیں کی اور انہوں نے اپنی زندگیاں اسوۂ رسول اللہ ﷺ کے تحت بسر کیں اور کبھی ان حدود وقیود

سے تجاوز نہیں کیا جو شریعت کی مقرر کردہ ہیں۔

قدوۃ السالکین حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوا ہے جنہوں نے اپنی زندگی رضائے خداوندی کو پانے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم سے بھی بخوبی بہرہ ور تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور پھر جب مرشد پاک ناراض ہوئے تو ایک مغنیہ کا روپ دھار کو انہیں منایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے قادر الکلام شاعر بھی تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام عشق حقیقی اور عشق مجازی کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کے حکم پر شہر قصور کو رشد و ہدایت کا مرکز بنایا اور تادمِ وصال یہیں مقیم رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک قصور میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

زیر نظر کتاب "حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات" کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ پاک کے مختلف گوشوں سے قاری آگاہ ہو اور قارئین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے ان واقعات کے مطالعہ سے ذوق اور تسکین قلب پائیں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

قصہ نمبر ۱

لوگوں کی اکثریت حقیقی نام سے بے خبر

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقی نام "سیّد عبداللہ" ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے شہرت پائی۔ لوگوں کی اکثریت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی نام سے بے خبر ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں بھی خود کو "بلھا" کہہ کر پکارا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ساداتِ گھرانے سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب چودہ واسطوں سے حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور پچیس واسطوں سے حیدرِ کرار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی و نسبی تعلق

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے دوسرے بیٹے حضرت سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی نسل سے ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد سخی درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ اُچ شریف سے ملکوال تشریف لائے جو ضلع لاہور کے ایک علاقے کاہنہ نو کے نواح میں واقع ہے اور ملکوال اب ضلع قصور کی حدود میں شمار ہوتا ہے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳

والد بزرگوار نیک عادات واطوار کے مالک تھے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ فطرتی طور پر نیک عادات واطوار کے مالک اور جید عالم دین تھے اور روحانیت سے بھی شغف رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نیک فطرت اور پاکبازی کی وجہ سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درویش کے لقب سے پکارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک پانڈو کے بھٹیاں میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے جہاں ہر سال عرس کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٤

سازگار ماحول کی تلاش میں ہجرت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے معاشی حالات کے باعث اُچ شریف کو خیرباد کہا اور مال مویشیوں و گھر کو فروخت کر کے روزگار کی تلاش اور تبلیغ دین کے لئے سازگار ماحول کی تلاش میں نکل پڑے۔

اس سفر میں حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کی زوجہ اور فرزند حضرتِ بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ مختلف جگہوں پر قریہ بہ قریہ سفر کرتا یہ قافلہ بالآخر اپنی منزلِ مقصود کو پہنچا اور ملکوال وارد ہوا۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زوجہ کے مشورہ سے یہیں پر سکونت اختیار کی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵

والد بزرگوار کا مسجد کا امام مقرر ہونا

اولیاء اللہ تو موجود ہیں اب بھی مگر
آبروئے محفل اقطاب رخصت ہو گیا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے ملکوال میں کچھ عرصہ قیام کے بعد ایک مسجد میں امامت کے فرائض انجام دینا شروع کر دیئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ملکوال کے لوگ بڑی شدت کے ساتھ عرصہ دراز سے کسی صحیح مذہبی رہنما اور عالم دین کا انتظار کر رہے تھے جو ان کی شریعت کے معاملہ میں درست رہنمائی فرما سکے۔

اہلیانِ ملکوال نے جب ایک نیک سیرت انسان کو اپنے درمیان دیکھا تو انہوں نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہماری مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیں اور ہمیں وعظ و نصیحت بھی فرمائیں۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ چونکہ خود بھی مذہبی رجحان رکھتے تھے اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا آبائی وطن چھوڑا تھا۔ اس لئے ملکوال کے لوگوں کی درخواست پر امامت شروع کر دی اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت بھی شروع کر دیا جو اس علاقے کے لوگوں کے لئے نئی بات تھی۔

رفتہ رفتہ مسجد میں لوگوں کا ہجوم ہونا شروع ہو گیا اور لوگ نہایت انہماک

سے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شریک ہونے لگے۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ بیاں اس قدر جامع ہوتا تھا کہ رفتہ رفتہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرویدہ ہوتے چلے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پر ایک چھوٹا مدرسہ بھی قائم کیا اور بچوں کو دینی تعلیم دینا شروع کر دی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۶

والد بزرگوار کی اہل و عیال کے ہمراہ پانڈو کے منتقلی

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو ملکوال میں آباد ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ پھر وہاں سے "پانڈو کے" نامی گاؤں منتقل ہونا پڑا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک صاحب ثروت چودھری پانڈو اکثر تلونڈی گاؤں سے ملکوال اپنے عزیزوں کے ہاں آیا کرتا تھا اور یہ تلونڈی گاؤں ملکوال سے قدرے فاصلہ پر واقع تھا۔ چودھری پانڈو نے تلونڈی کے نزدیک ایک وسیع قطعہ اراضی پر ایک گاؤں بسایا تھا جو اس کے نام سے منسوب تھا۔

چودھری پانڈو ہر مرتبہ یہ سوچ کر حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہوں گا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ میرے گاؤں چلیں اور وہیں پر مستقل سکونت اختیار کریں۔ ایک دن وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

"حضور! میں نے اپنے گاؤں پانڈو کے میں ایک عالیشان مسجد تعمیر کروائی ہے مگر افسوس کا پہلو یہ ہے کہ مجھے وہاں کے لئے ابھی تک کوئی جید عالم دین اور درویش نہیں مل سکا جو مسجد کا

انتظام اور امامت سنبھالے اور اس مسجد کو آباد کرے، ان حالات میں میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کو سنا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ میرے گاؤں میں جا کر امامت کے فرائض سنبھال لیں تو میرے لئے عین سعادت ہو گی اور میرے گاؤں والوں کے لئے نعمت عظمیٰ سے کم نہ ہو گی اور میں اسے اپنی بڑی خوش قسمتی سمجھوں گا۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب چودھری پانڈو کی بات سنی تو اس سے فرمایا۔

"چودھری صاحب! یہ سعادت کیسی ہو گی؟"

چوہدری پانڈو نے عرض کیا۔

"حضور! اس طرح مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے علاوہ روحانی فیض بھی ملے گا اور ہوسکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے میری آخرت سنور جائے۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"چودھری صاحب! فیض کے حصول کے لئے یہاں کا قائم کردہ یہ مدرسہ ہی کافی ہے اور یہاں کسی پر کوئی پابندی نہیں کہ یہاں کون آئے اور کون جائے پھر ایسی کونسی پریشانی ہے جو تم اس طریقے سے بات کر رہے ہو؟"

چودھری پانڈو نے عرض کیا۔

"حضور! میرا گاؤں یہاں سے چالیس پچاس کوس دور ہے اور

وہاں سے روزانہ یہاں آنا بے حد مشکل ہے اس کے علاوہ میرا گاؤں، اس گاؤں سے بڑا ہے اور وہاں کی ذمہ داریاں سنبھالنا بھی ایک مسئلہ ہے ایسے میں یہ مناسب ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے میرے گاؤں کی قسمت سنور جائے گی اور میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ صحبت سے فیضیاب ہوتا رہوں گا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روزانہ زیارت سے میری قلبی حالت بھی سنور جائے گی۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے چودھری پانڈو کی بات سنی تو اس سے فرمایا۔

"چودھری صاحب! حصولِ علم کے لئے طالب نے ہمیشہ دور دراز کا سفر کیا ہے اور فیض و تعلیم سے بہرہ مند ہوئے ہیں اگر تمہیں اس قدر شوق ہے تو تم بھی روزانہ یہاں آ کر فیض پا سکتے ہو اور اس معاملے میں بے شمار اللہ والوں کی مثالیں تمہارے سامنے ہیں۔"

چوہدری پانڈو نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو قائل کرنے کی کوشش کی اور عرض کیا۔

"حضور! اگرچہ یہ بات درست ہے اور میرے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سے اختلاف کرنا ممکن نہیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے ہیں پورے گاؤں کی ذمہ داریاں میرے کندھوں پر ہیں اور وہاں سے روزانہ میری غیر حاضری سے بے شمار مسائل پیدا کر سکتی

ہے جن سے عہدہ برا ہونا میرے لئے مشکل ہو جائے گا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ وہاں تشریف لے چلیں گے تو میں سکون کے ساتھ گاؤں کے تمام مسائل سے عہدہ برا ہو سکوں گا۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے چودھری پانڈو کے کی درخواست سنی تو فرمایا۔

"چودھری صاحب! ذرا سوچئے یہاں اس مدرسے سے علم حاصل کرنے والوں کا کیا ہوگا اگر میں یہاں سے منتقل ہو گیا تو کیا ان لوگوں پر علم کے دروازے بند ہو جائیں گے اور پھر یہ لوگ سکون کہاں سے حاصل کر پائیں گے؟"

چودھری پانڈو نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے جواب کے بعد بھی اپنا اصرار جاری رکھا تو بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نیم رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے چودھری پانڈو سے فرمایا۔

"چودھری صاحب! پھر یہاں پر موجود لوگوں کا کیا بنے گا جو یہاں اس چھوٹے سے مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں؟"

چودھری پانڈو نے عرض کیا۔

"حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں اپنا کوئی شاگرد مقرر فرما دیں میں یہاں کے تمام اخراجات ذاتی طور پر برداشت کروں گا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ تو کسی قسم کی شکایت کا موقع ملے گا اور نہ ہی یہاں کے لوگوں کو حصول تعلیم میں کسی قسم کی تکلیف برداشت کرنا پڑے گی۔"

چودھری پانڈو کے اصرار اور تمام ذمہ داریوں کو نبھانے کے وعدہ پر حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک ہونہار شاگرد کو ملکوال کے اس مدرسہ میں معلم مقرر فرمایا اور خود پانڈو کے تشریف لے گئے جہاں چودھری پانڈو کی ہر بات کو سچ پایا اور چودھری پانڈو نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیے وعدہ کو پورا کیا۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے پانڈو کے میں علم و حکمت کے موتی لٹانے شروع کیے اور طالبانِ حق کی ایک کثیر تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے لگی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷

آئمہ کی سنت کی پیروی

پانڈو کے جانے سے قبل حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ درس و تدریس ملکوال میں جاری و ساری تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے ذمہ لی اور نہایت خوش اسلوبی سے ان کی تربیت شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"وہ آئمہ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے جب پڑھائی سے فارغ ہوں تو مویشیوں کو چرایا کریں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸

لوکاں دا جپ مالیاں نے بابے جپ مال

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک بارہ برس تھی۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ایک روز دوپہر کے وقت مدرسہ سے گھر تشریف لائے اور کھانے کا وقت تھا۔ انہوں نے اپنی زوجہ سے دریافت کیا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کہاں ہے؟"

زوجہ نے کہا۔

"ابھی تو یہیں گھر میں تھا۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹے کو پکارا مگر کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر انہیں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ پتہ نہ چلا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پریشانی کے عالم میں گھر سے نکلے اور جب اہل علاقہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں پریشان دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پریشانی کی وجہ دریافت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بتایا۔

"میرا بیٹا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) گھر نہیں ہے اور پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ گھر سے یوں غائب ہوا ہو۔"

اہل علاقہ میں سے کچھ لوگوں نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا۔

"انہوں نے ان کے فرزند کو چند لڑکوں کے ہمراہ فلاں کھیت کی

جانب جاتا دیکھا تھا۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور مطلوبہ جگہ کی جانب چل دیئے۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دیگر لڑکے تو کھیل کود میں مشغول ہیں اور ان کا فرزند ایک جگہ خاموش بیٹھا ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے کو نصیحت کریں گے کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے۔ جب نزدیک ہوئے تو دیکھا کہ ان کا بیٹا تسبیح ہاتھ میں پکڑے سر جھکائے مراقبہ میں بیٹھا ہے اور یہ شعر بار بار پڑھ رہا ہے۔

لوکاں دا جپ مالیاں نے بابے جپ مال
ساری عمراں مالا پھیری اک نہ کتھا وال

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ جو نصیحت کا ارادہ کیے ہوئے تھے انہوں نے جب وہ شعر سنا تو اس کے اثر میں ایسے کھوئے کہ وہیں کھڑے کھڑے عالم وجد میں جھومنے لگے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب خاموش ہوئے تو حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی وجدانی کیفیت بھی ختم ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے پیار کیا اور فرمایا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے گھر والوں کو پریشان کر دیا تمہاری والدہ بہت پریشان ہیں۔ اگر تمہیں آنا ہی تھا تو ماں کو بتا کر آجاتے آؤ گھر چلتے ہیں۔"

پھر گھر جاتے ہوئے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تم جو شعر پڑھ رہے تھے وہ تم نے کہاں سے سنا؟"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار کو بتایا۔

"جب میں کل دوستوں کے ساتھ گلی میں نکلا تو وہاں سے ایک بزرگ گزرے ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور وہ یہی شعر بار بار پڑھ رہے تھے۔ میں ان کے ساتھ چلنے لگا اور جلد ہی یہ شعر مجھے بھی یاد ہو گیا۔"

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے جب بیٹے کی بات سنی تو جان گئے کہ ان کا بیٹا معمولی نہیں ہے اس لئے انہوں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا۔

"اگر انہیں عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) میں کوئی خلافِ عادت بات نظر آئے تو وہ انہیں جھڑکیں نہیں اور وہ بات ان کے گوش گزار کریں۔"

زوجہ نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بات کو ٹال دیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹

بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی قصور آمد

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی اور دیگر بچوں کی نسبت جلد ہی تمام اسباق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد ہو گئے۔

جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم ختم ہوئی تو حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو فکر ہوئی کہ وہ اپنے بیٹے کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کس مدرسہ کا انتخاب کریں اور انہیں کس جگہ پر بھیجیں کہ جہاں وہ علم کے ساتھ ساتھ زندگی گزارنے کے بہترین اصولوں کو سیکھیں؟

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے بالآخر بڑی سوچ بچار اور تحقیق کے بعد شہر قصور کے ایک مشہور عالم دین حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجنے کا ارادہ کیا۔ حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار جید علمائے دین میں ہوتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا کہ میرے بیٹے کی تربیت کے لئے ان سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو قصور حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ بھیج دیا۔

قصہ نمبر ۱۰

مجھے اس بچے کی سرپرستی پر فخر ہو گا

بلھیا! قول الف دے پورے
جیہڑے دل دی کرن صفائی

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

''میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سن رکھی ہے اور مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کی سرپرستی پر فخر ہو گا۔''

قصہ نمبر ۱۱

دستارِ فضیلت عطا ہونا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے عربی اور فارسی زبان میں عبور حاصل کیا کہ اس زمانے میں یہ دو زبانیں برصغیر کی سرکاری زبانیں کہلائی جاتی تھیں اور ان کے بغیر کاروبارِ زندگی نہ چلتا تھا۔

اس کے علاوہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنسکرت زبان کی تعلیم بھی حاصل کی اور اس کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے مزاج اور تمدن کو بھی اسلامی مزاج اور تمدن کے موازنہ کے ساتھ بخوبی مشاہدہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ تعلیم ہندی روایات کا مطالعہ بھی کیا اور ان سے بخوبی آگاہی حاصل کی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے قابل اساتذہ کی صحبت کے زیر اثر اپنے ذہانت بھرے دماغ اور گہری فکر کے تحت ہر علم پر حاوی ہوتے چلے گئے اور بالآخر ایک دن ایسا آیا جس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استادِ محترم حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دستارِ فضیلت اور سند عطا کرتے ہوئے فرمایا۔

''اب تم فارغ التحصیل ہو چکے تمہیں اپنے گاؤں پانڈو کے واپس جانے کی اجازت ہے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصور میں رہ کر ناظرہ قرآن مجید، فارسی زبان میں گلستان و بوستان، منطق، نحو و معانی، کنز قدوری، شرح وقایہ کو نہ صرف سبقاً پڑھا

بلکہ ان پر اس قدر عبور حاصل کیا کہ سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس کے علاوہ ابن عربی کی کتب فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ کا مطالعہ بھی گہری نظر سے کیا اور اس کے ایک ایک لفظ کو اپنے ذہن میں سمو لیا۔

علموں بس کریں او یار
اِکو الف ترے درکار
علم نہ آوے وِچ شمار
جاندی عمر نہیں اعتبار

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۲

دوستوں کو نصیحت

پڑھ پڑھ ، لکھ لکھ لاویں ڈھیر
ڈھیر کتاباں ، چار چوپھیر
کردے چانن ، وِچ انھیر
پچھو راہ تے خبر نہ سار

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری تعلیم کے حصول کے بعد اپنے آبائی وطن پانڈو کے تشریف لائے اور والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کو اپنی دید سے ٹھنڈک پہنچائی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو بچپن میں ایک لا اُبالی انسان تھے اب ان کی کیفیت بالکل بدل چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے آنے کے بعد اپنے بچپن کے دوستوں کی محافل میں شریک ہونے سے گریزاں تھے۔ دوستوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس سرد مہری کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''دیکھو! اب نہ تو تم بچے ہو اور نہ میں بچہ ہوں اب ہم بالغ ہو چکے ہیں لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت مطالعہ اور یادِ الٰہی میں بسر کریں تاکہ ہمارا دین و دنیا سنور سکے اور ہمیں آخرت میں بھی فلاح حاصل ہو۔''

دوستوں کو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات ناگوار گزری اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مولوی کا خطاب دے کر مولانا مولانا کہنا شروع کر دیا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی دوستوں کے ہمراہ ہوتے تو انہیں نصیحت آموز حکایات اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی سیرتِ پاک کے قصے سنایا کرتے اور انہیں نیکی کی دعوت دیتے اور اس سب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دوست برائی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۳

کلام سن کر ہر کوئی جھومنے لگتا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز انتہائی پرسوز تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گانے کا شوق بھی بچپن سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب دوستوں کی محافل میں کوئی منقبت یا کلام پڑھتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرسوز آواز سے ایک عجیب سماں بندھ جاتا اور ہر کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سن کر جھومنے لگتا تھا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۴

دوستوں کی فاسد عقائد سے توبہ

جد میں سبق عشق دا پڑھیا
دریا دیکھ وحدت دا وڑیا
گھمن گھیراں دے وچ اڑیا
شاہ عنایت لایا پار

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنے دوستوں کے ہمراہ محو گفتگو تھے کہ ایک دوست نے اچانک نہایت پرسوز آواز میں ایک پنجابی کلام پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کلام میں درد و الم وہجر و فراق کا ذکر تھا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ والہانہ انداز میں ایک ایک شعر پر والہانہ رقص کرنے لگے اور یہ رقص کافی دیر تک جاری رہا اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس شعر کو بار بار دھراتے رہے۔ تمام دوست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رقص سے بے حد محظوظ ہونے کے علاوہ حیران بھی تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے غلط اعتقاد کی بدولت ''مولوی'' کہنے پر نادم تھے۔ بالآخر انہوں نے اپنے اس فاسد اعتقاد سے توبہ کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تم تو بالکل بھی نہیں بدلے اور ویسے کے ویسے ہی ہو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں مولوی بن چکا ہوں میں اب بھی وہی کچھ ہوں جو تعلیم حاصل کرنے سے پہلے تھا اور جہاں تک رقص کا تعلق ہے یہ تم جانتے ہو کہ میری یہ کیفیت بچپن سے ہے اور میرے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔''

O.......O.......O

قصہ نمبر ۱۵

قلبی کیفیات میں بے قراری

اہل علاقہ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے اس بات کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر واپس پہنچنے سے پہلے ہی ساری بات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کر دی اور کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تو فلاں جگہ رقص میں مصروف ہیں۔ ان کے خیال میں ایک سیّد زادے کا یوں رقص کرنا اور ایک ایسے باپ کا بیٹا ہونا جو امام مسجد اور عالم دین ہو اور جو گاؤں والوں کو دین و دنیا کی باتیں بتاتا ہو اور اس قسم کے خرافات سے منع کرتا ہو ایک بہت بڑے اچنبھے کی بات تھی ان کا خیال تھا صاحبزادے پر کوئی غیر مرئی مخلوق قابض ہو چکی ہے جس کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی عجیب نگاہوں کی پرواہ کئے بغیر اپنی نگاہیں نیچی رکھے گھر تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ابھی تک اس کلام کے زیر اثر تھے۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹے کو دیکھا تو اپنے پاس بلایا اور نہایت مشفقانہ انداز میں دریافت کیا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) تم نے قصور میں رہ کر کیا سیکھا؟"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار کا سوال سنا تو عرض کیا۔

"اللہ عزوجل میرے استاد حضرت حافظ غلام مرتضیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) کو

اجر عظیم عطا فرمائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم نے میرا دماغ پرسکون کر دیا اور مجھے انہوں نے اپنے پاس موجود تمام علوم سے مالا مال کر دیا ہے۔''

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کا خیال تھا کہ ان کا بیٹا کچھ اور ہی جواب دے گا اور اپنے رقص کی کوئی تاویل پیش کرے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہارے دل کو اب بھی قرار نہیں آیا؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''والد بزرگوار! میری قلبی کیفیات میں ایک عجیب قسم کی بے قراری و وحشت طاری ہے جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے میں نے اس بات کا ذکر جب حضرت حافظ غلام مرتضیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) سے کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا میرے دل کی اس بے قراری اور وحشت کا علاج کسی مرشد کامل کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔''

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''انہوں نے بالکل بجا فرمایا تمہارے لئے بہتر یہی ہے یہ وظیفہ کیا کرو اللہ عزوجل اس معاملے میں تمہاری رہنمائی فرمائے گا اس وظیفہ کے بعد اللہ عزوجل کے حضور دعا مانگا کرو تاکہ تمہاری مشکل حل ہو۔''

O...O...O

قصہ نمبر ۱۶

سیوُنی مینوں اِک رانجھا لوڑی دا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر حالت استغراق میں محو رہتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جب بھی وجدانی کیفیت طاری ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر والہانہ رقص کرنے لگتے تھے اور اس بے خودی کی کیفیت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر اکثر یہ شعر جاری رہتا تھا۔

سیوُنی مینوں اِک رانجھا لوڑی دا

O.......O.......O

قصہ نمبر ۱۷

سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن معمول کے مطابق وظیفہ پڑھ کر سوئے تو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر میں ہیں اور شدید گرمی کا موسم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِدھر اُدھر نگاہ دوڑاتے ہیں کہ شاید کوئی درخت نظر آئے جس کے سایہ میں آرام ملے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جگہ چند درخت نظر آتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ایک درخت کے نیچے جا کر آرام کی غرض سے لیٹ جاتے ہیں۔

ابھی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو لیٹے کچھ دیر ہوتی ہے کہ آسمان سے ایک تخت اترتا نظر آتا ہے پھر جب وہ تخت نزدیک آتا ہے تو اس تخت پر ایک نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں سلام کرتے ہیں تو وہ سلام کا جواب دینے کے بعد دریافت کرتے ہیں کہ کیا تم مجھے جانتے ہو؟

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ بیٹا! میں تمہارا جد امجد ہوں اور میرا نام سیّد عبدالحکیم (رحمۃ اللہ علیہ) ہے تم مجھے پانی پلاؤ کہ مجھے پیاس لگی ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ موجود تھا میں نے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دودھ پی لیا اور تھوڑا جو بچا وہ مجھے دیتے ہوئے فرمایا اسے پی لو۔ میں نے اسے عین

سعادت جانا اور فوراً وہ بچا ہوا دودھ پی لیا پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے حق میں دعائے خیر فرمائی اور فرمایا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہیں چاہئے کہ تم کسی کامل مرشد کے دست حق پر بیعت کرلو اس سے تمہاری بے قراری کو سکون میسر ہوگا۔"

یہ فرما کر وہ بزرگ آسمان کی وسعتوں میں تخت سمیت غائب ہو گئے اور میں نیند سے بیدار ہوگیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۸

مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب ان کے گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

''بیٹا! تم سے ایک غلطی ہوگئی تم کو چاہئے تھا کہ تم ان سے مرشد کامل کا نام پوچھ لیتے اس طرح تمہاری مشکل آسان ہو جاتی یا پھر ان کی خدمت میں عرض کرتے کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر کس کے پاس جاؤں؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب والد بزرگوار کی بات سنی تو پریشانی کے عالم میں عرض کیا کہ میں اب مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ والد بزرگوار بولے۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اللہ عزوجل تمہاری رہنمائی فرمائے گا۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب والد بزرگوار کی بات سنی تو دل کو قدرے سکون ملا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر اپنے وظائف میں مشغول ہوگئے۔

قصہ نمبر ۱۹

بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بیٹے کو دلاسہ دیا اور رات کو مراقبہ کیا تا کہ بیٹے کی پریشانی کا کچھ حل ممکن ہو۔ مراقبہ میں ان پر یہ راز کھلا کہ ان کے جدامجد حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک لاہور کے علاقے ساندہ میں واقع ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صبح نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارے جدامجد کا مزارِ پاک لاہور کے علاقے ساندہ میں ہے تم ان کے مزارِ پاک پر حاضر ہو اور مراقبہ کرو۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار کی بات سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے قراری مزید بڑھ گئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار سے لاہور جانے کی اجازت طلب کی اور اجازت ملتے ہی لاہور تشریف لائے۔ لاہور پہنچنے کے بعد بلا کسی توقف کے ساندہ تشریف لے گئے اور حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئے اور دعائے خیر فرمانے کے بعد مزارِ پاک سے ملحقہ مسجد میں مقیم ہوئے۔ نصف رات کو خواب میں ایک مرتبہ پھر حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے کی مانند تخت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سے پوچھا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا مرشد مل گئے یا ابھی تلاش جاری ہے؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! میں مرشد کی تلاش میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا آپ رحمۃ اللہ علیہ میری راہنمائی فرمائیں کہ اب میرے اندر مرشد کی تلاش کی مزید ہمت باقی نہیں رہی اور میرے لئے یہی سعادت کیا کم ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے دوسری مرتبہ مشرف ہو رہا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے اپنے دامن آغوش میں لے لیجئے یا پھر اگر ایسا ممکن نہ ہو تو میری منزل تک میری راہنمائی فرما دیجئے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۰

تمہارا حصہ شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے

حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیقراری دیکھی تو مسکراتے ہوئے فرمایا۔

''عبداللہ! تمہارا حصہ تو شاہ عنایت قادری شطاری (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس لاہور ہی میں موجود ہے تمہیں انہیں تلاش کرنا کچھ مشکل نہ ہوگا میری نصیحت یہ ہے کہ ایک مرتبہ مرشد کا دامن پکڑ کر ساری زندگی اس دامن کو ہاتھ سے مت چھوڑنا ان کے دَرِاقدس پر ایک سائل کی طرح حاضری دینا اور جو بھی مرشد عطا کریں اس پر فخر اور صبر کرنا کیونکہ یہ معاملات بہت نازک ہوتے ہیں صبر و شکر ہی سے راہوں کو آسان بنایا جاسکتا ہے اپنی ارادت مندی کو عشق کا درجہ دے کر ہی تم اپنی حقیقی منزل کو پاسکتے ہو میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل تمہیں دونوں جہانوں کی سعادتوں اور برکات سے نوازے اور اللہ عزوجل تم پر اپنا رحم و کرم فرمائے۔''

حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تخت آسمانوں

کی جانب دوبارہ پرواز کرتا ہوا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مرشد کامل کے ملنے پر خوشی سے دمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر الوداعی حاضری دی۔

بلھیا! شوہ نگر سچ پایا ، جھوٹھا رولا سب مکایا
سچیاں کارن سچ سنایا ، پایا اُس پاک دا جمال

O......O......O

قصہ نمبر ۲۱

مرشد کی رضا اللہ عزوجل کی رضا ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر پانڈو کے روانہ ہوئے تاکہ والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اپنا خواب بیان کریں اور مرشد کامل کی نشاندہی کے متعلق بتائیں۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پانڈو کے پہنچنے کے بعد والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں حضرت سیّد عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری اور پھر اپنے خواب کے متعلق بیان کیا اور مرشد پاک کی نشاندہی کے متعلق بتایا۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹے کی بات سن خوشی کا اظہار کیا اور منزلِ مقصود کی نشاندہی پر انہیں مبارکباد دی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار سے مستقل لاہور جانے اور مرشد پاک کے دست حق پر بیعت کی اجازت طلب کی۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے بخوشی اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تم راہِ حق میں خلوص کے ساتھ چلنا اور مرشد پاک تمہیں جو نصیحت کریں اس پر عمل کرنا اور ان کی رضا کی جستجو میں رہنا کیونکہ مرشد پاک کی رضا درحقیقت اللہ عزوجل کی رضا ہے۔"

پھر حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ نقدی اور ایک دستار حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دی اور فرمایا۔

''یہ مرشد کی نذر کر دینا۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ والد بزرگوار کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بھی اجازت لے کر لاہور کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۲۲

مرشد پاک بوقت پیدائش ذکر اللہ میں مشغول تھے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ حضرت مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے باہر ایک مجذوب فقیر ہر روز نمازِ فجر کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و محبت سے ملتا اور ہاتھ چوم کر کہتا پیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارے ہاں ایک فرزند کی ولادت ہونے والی ہے جو دنیائے تصوف میں یکتائے زمانہ ہوگا تمہارا خاندان اور اہل دین و دنیا اس پر فخر کریں گے اللہ عزوجل کے نزدیک اس کا مقام بلند ہوگا اور لوگ اس کے قدموں میں برکتیں تلاش کریں گے۔ پھر وہ دن آ گیا جب حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت مولوی پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نومولود کا نام "محمد عنایت (رحمۃ اللہ علیہ)" رکھا اور ان کا بچہ پیدائش کے وقت ہی آہستہ آہستہ ذکر الٰہی میں مشغول تھا اور نگاہیں آسمان کی جانب اٹھی ہوئی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے یہ منظر دیکھا تو سبحان اللہ کا وِرد شروع کر دیا۔ پھر والدہ جب بھی سبحان اللہ کا وِرد کرتیں تو ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر قلبی بھی جاری ہو جاتا۔

قصہ نمبر ۲۳

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ قصور میں

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ بیاں قرآن وحدیث نہایت دلکش تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں جھلملاتے ہوئے ستاروں کی مانند شعاعیں فضاء میں بکھیرتی تھیں اور جسم مبارک سے معطر خوشبوئیں نکلتی رہتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے کم ملتے تھے اور زیادہ وقت مطالعہ میں گزارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے مشہور علماء سے درس دین حاصل کیا اور اس میں کمال حاصل کیا۔ تعلیم سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا وصال ہوگیا جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد غمگین ہوئے اور اسی عالم میں گھر سے نکل کر سیر وسیاحت کی جانب متوجہ ہوئے۔ اسی دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات لاہور کے عالم بے بدل اور میدانِ تصوف کے شہسوار حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔

حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسا چشمہ فیض تھے کہ لوگ دور دراز سے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنی پیاس بجھاتے اور کامل ہو جاتے تھے۔ حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم اور خصوصی توجہ نے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بدل کر رکھ دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مختصر عرصہ

میں ولی کامل کے منصب پر فائز ہو گئے۔ حضرت محمد رضا شاہ قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت عطا فرما کر مسند ولایت رشد و ہدایت پر بٹھایا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد پاک سے بے حد محبت تھی اور مرشد کو اپنی آنکھوں کا تارا تصور کرتے تھے۔ خرقہ خلافت عنایت ہونے پر مرشد پاک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قصور جانے کا حکم دیا اور کہا کہ وہاں جا کر درس و تدریس میں مشغول ہو جائیں۔ گو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والے لاہور میں مقیم تھے اور زمین بھی لاہور میں تھی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کچھ چھوڑ کر مرشد پاک کے حکم پر لبیک کہا اور حکم مرشد کے مطابق قصور تشریف لے گئے۔ قصور پہنچنے کے بعد سلسلہ رشد و ہدایت جاری فرمایا اور لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں حاضر ہونے لگے اور دینی علوم سے سرفراز ہونے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شہرت جلد ہی دور و نزدیک پھیل گئی اور قصور اور اس کے قرب و جوار کے بے شمار لوگ حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

○......○......○

قصہ نمبر ۲۴

فقیر کے ساتھ ظلم اور بغض کا انجام

حاکم قصور اپنے مصاحبین اور خوشامدی درباریوں کی مدد سے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو گیا مگر اس کی ہر چال اور ہر ارادہ ناکام ہو گیا جس سے اس کی دشمنی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پھر حاکم قصور کو اپنی دشمنی اور اپنا وار چلانے کا ایک موقع مل گیا۔ اس کے دربار میں ایک انتہائی حسین وجمیل طوائف ورقاصہ تھی جو حاکم قصور کا دل بہلایا کرتی تھی۔ اگرچہ وہ ایک پیشہ ور طوائف تھی لیکن اس کا دل اپنے پیشے سے متنفر تھا اور اس نے دو بار ملازمت چھوڑنے کی کوشش کی لیکن حاکم قصور کے خوف سے ایسا نہ کر سکی اور مجبوری کی حالت میں اپنا پیشہ جاری رکھے ہوئے تھی۔ اس طوائف کی ایک خوبصورت بیٹی تھی اس نے اپنی اس بیٹی کو دوسروں سے چھپا کر ایک دینی درس گاہ سے دینی تعلیم دلوائی۔ لڑکی نے دینی علوم کے علاوہ باطنی علوم میں بھی خاصی دلچسپی لینا شروع کر دی۔ ایک روز وہ طوائف اپنی بیٹی کو لے کر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گریہ کرنا شروع کر دیا جس سے حاضرین پریشان ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تسلی دی اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ اس طوائف نے اپنا حال یوں بیان کیا۔

"حضور! میں انتہائی گنہگار ہوں اور زمانہ جانتا ہے کہ میں نے تمام عمر گناہوں کی دلدل میں گزار دی میری یہ بیٹی جو جوان اور

خوبصورت ہے اسے میں نے اس گندگی سے دور رکھتے ہوئے
دینی تعلیم دلائی اور ابھی تک یہ لڑکی ہر قسم کی گندگی سے پاک اور
باعصمت ہے اب اس پر حاکم قصور کی نگاہ ہے اور وہ اس کو
زبردستی فاحشہ بنا دے گا میں چاہتی ہوں یہ باعصمت رہے اور
گندگی سے ہمیشہ کے لئے دور رہے اس لئے میری درخواست
ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے نکاح کر لیں۔"

طوائف کی اس درخواست پر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کیا تاکہ رضائے الٰہی جان سکیں اور فقیر ہر معاملہ میں اللہ عزوجل ہی کی جانب رجوع کرتا ہے۔ مراقبہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حکم ہوا کہ اس لڑکی کو اپنی زوجیت میں لے لو چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اس لڑکی سے نکاح کر لیا۔ اس طوائف کو اپنی بیٹی کی جانب سے قلبی سکون ملا تو وہ بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہو گئی۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک طوائف زادی سے نکاح کرنا جلد ہی قصور شہر میں مشہور ہو گیا۔ حاکم قصور کو علم ہوا تو وہ سخت مشتعل ہوا اور اس کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔ اس نے اس طوائف کے رشتہ داروں کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا اور ان کو بھڑکایا کہ وہ اس کے دربار میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کریں اور اس طوائف کو اس جھوٹے بیان پر آمادہ کریں کہ اس نے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے اکسانے اور دھمکانے پر زبردستی اپنی بچی کی شادی ان سے کی ہے۔ اس طوائف کے رشتہ داروں نے حاکم قصور کے اکسانے پر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔

حاکم قصور نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ اس طوائف زادی کو طلاق دیں اور اگر انہوں نے طلاق نہ دی تو پھر انہیں شہر بدر ہونا پڑے گا اور اگر انہوں نے یہ حکم ماننے سے بھی انکار کیا تو پھر ان کی گردن اڑا دی جائے گی۔ حاکم قصور کا خیال تھا کہ اس کے اس فیصلہ کے بعد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ اس طوائف زادی کو طلاق دے دیں گے اور شہر بدر ہونا پسند نہ کریں گے کہ ان کے بے شمار ارادت مند یہاں موجود ہیں۔ یوں انہیں رسوا کرنے کا موقع مزید مل جائے گا اور اگر وہ دونوں احکام ماننے سے انکار ہوئے تو پھر ان کو قتل کرنے کا موقع مل جائے گا۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حاکم قصور کی جانب سے قصور بدری کے فیصلہ کو قبول کیا اور حکم الٰہی کے تحت قصور کو الوداع کہتے ہوئے لاہور تشریف لے آئے۔ قصور سے رخصت ہوتے وقت ہزاروں مرید اور ارادت مندوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں پکڑے اور رو رو کر وہیں رہنے کی درخواست کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے اصرار پر فرمایا:

”تم صبر سے کام لو اور یاد رکھو کہ حاکم قصور نواب حسین خان نے ہمیں یہاں سے نکالا ہے لیکن اللہ عزوجل جلد ہی اسے اس دنیا سے نکال دے گا ایک فقیر کے ساتھ اس ظالم کا بغض دنیا کے لئے عبرت کی داستان بن کر رہ جائے گا۔“

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ قصور سے لاہور روانہ ہوئے اور ہزاروں مریدوں اور ارادت مندوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ لاہور کا سفر کیا اور لاہور رہنے کو ترجیح دی جس سے شہر قصور کی رونقیں ماند پڑ گئیں۔ حاکم قصور اور امرتسر

کے سکھوں کے درمیان قدیم دشمنی چلی آ رہی تھی اور اس سلسلہ میں ان کے درمیان بے شمار لڑائیاں ہو چکی تھیں۔ سکھوں کا لیڈر گلاب سنگھ بہت بہادر اور جری جنگجو تھا مگر ہر مرتبہ وہ نواب حسین خان کے ہاتھوں شکست کھا جاتا تھا بالآخر گلاب سنگھ نے ایک منصوبہ تیار کیا جس کے تحت نواب حسین خان کو خاموشی سے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے اس مقصد کے لئے اس نے ماہی گیروں کو بہت زیادہ رقم دی اور ان کو نواب کی موت پر مامور کر دیا اس منصوبہ کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ کسی کو کانوں کان خبر ہی نہ ہو سکی۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے قصور سے لاہور آ کر مزنگ کے اس علاقے میں قیام فرمایا جو آج کوئنز روڈ (شارع فاطمہ جناح) کہلاتا ہے۔ یہاں ایک چھوٹی سی مسجد واقع تھی اور دو کنویں بھی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور یہیں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات و کمالات روحانی کا آفتاب پوری آب و تاب سے چمکنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سینکڑوں کرامات کا ظہور عمل میں آیا اور اسی جگہ بعد از وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ مدفون ہوئے اور یہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۲۵

میں یہاں مہمان بننے نہیں بلکہ خادم بننے آیا ہوں

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عازمِ لاہور ہوئے اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شمولیت اختیار کی۔ جب درس ختم ہوا اور تمام طالبانِ حق آہستہ آہستہ چلے گئے اور خانقاہ میں خدام کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ کشف حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا مقصد جان چکے تھے پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"نوجوان! تمہارا کیا مسئلہ ہے سب لوگ چلے گئے تم بھی اب اپنے گھر لوٹ جاؤ؟"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"حضور میں جانے کے لئے نہیں آیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رہنا چاہتا ہوں اور میں بڑی دور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔"

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو مسکرائے اور فرمایا۔

"ہاں! مجھے علم ہے کہ تم کافی دور سے آئے ہو مگر ہماری بھی مجبوری ہے کہ ہمارے پاس کسی کو ٹھہرانے کا کوئی انتظام نہیں۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"حضور! میں یہاں مہمان بننے کے لئے نہیں بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خادم بننے آیا ہوں۔"

O.......O.......O

قصہ نمبر ۲۶

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سے آپ رحمۃ اللہ علیہ قلبی کیفیت کا اندازہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سعادتِ بیعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وقت محبوبیت کے عالم میں بسر ہونے لگا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر اپنے مرشد پاک کی محبت عشق کی حد تک سرایت کر گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر مرشد پاک کی محبت کا اس قدر گہرا رنگ چڑھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر جانب ماسوائے مرشد پاک کے کوئی اور شے نظر نہ آتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے بھی بے پرواہ اور لاتعلق رہنے لگے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس قلبی کیفیت کا اظہار یوں فرمایا۔

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا مرشد والی لالی او یار

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس گوہڑے رنگ کے بارے میں اپنی اکثر کافیوں میں ذکر کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں اپنے عشق، مرشد کی تعریف و توصیف کے علاوہ عجیب مستی، رنگینی، وجد اور شکرانہ کا بھی ذکر کرتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عشق یہاں تک بڑھا کہ اللہ عزوجل اور مرشد میں کوئی تمیز باقی نہ رہی۔

○......○......○

قصہ نمبر ۲۷

میں لوہا تے او پارس ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت دینے والا ہادی، اللہ عزوجل سے وصال کروانے والا، خصم، شوہ، سائیں، دلبر، سجن اور یار کے القاب سے پکارنے لگے جس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جابجا ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر مستی کی کیفیت میں ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

بلھیا جے توں باغ بہاراں
لوڑیں چاکر ہو جا رائیں دا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک کو سچا عارف، روح کا مالک اور لوہے کو سونا بنانے والا پارس کہتے ہیں۔

بلھا شوہ عنایت عارف ہے
اوہ دل میرے دا وارث ہے
میں لوہا تے او پارس ہے

قصہ نمبر ۲۸

عشق مرشد کا رنگ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر عشق مرشد کا ایک ایسا گہرا رنگ چڑھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر در کو خیر باد کہہ کر مرشد پاک کے در کو ہی اپنا قبلہ و کعبہ مان لیا چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف سیّد تھے بلکہ عالم فاضل بھی تھے ایسے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک آرائیں کو اپنا مرشد ماننا حیرانگی کی بات تھی اس پر مصداق یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل خاندان کی نظروں میں اپنا مقام جو بنا رکھا تھا وہ بھی عشق مرشد میں گرا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شادی سے انکار کر دیا اور گھریلو ذمہ داریوں سے اجتناب برتنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت یادِ الٰہی اور مرشد کامل کے گن گانے میں مشغولِ رہتے تھے۔

O.......O.......O

قصہ نمبر ۲۹

ذات اور برادری والوں کی مخالفت کا سامنا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرگان اور دیگر اہل خانہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے یوں والہانہ عقیدت رکھنے سے منع فرمایا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مستی اور مرشد کے ساتھ والہانہ عقیدت میں کوئی فرق نہ آیا جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی ذات اور برادری کے لوگوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور بے شمار قسم کے طعنے برداشت کرنے پڑے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ خاندان اور برادری والوں کی دشمنی کو ذیل کے شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

عشق اساں نال کیہی کیتی
لوک مریندے طعنے
متر پیارے دے کارن نی
میں لوک اُلاہمیں سہنی ہاں

○...○...○

قصہ نمبر ۳۰

بلھے نوں سمجھاون آئیاں

بھیناں تے بھرجائیاں

ایک روز خاندان کے افراد بمعہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرگان اس معاملے کو ختم کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طعنے دیئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیّد زادے ہیں اور ایک آرائیں کے در پر بیٹھے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو اپنی ذیل کی کافی میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں
آل نبی اولاد علی دی توں کیوں لیکاں لائیاں
من لے بلھیا ساڈا کہنا چھڈ دے پلہ رائیاں
جھہوا سانوں سیّد آکھے دوزخ ملن سزائیاں
جے توں لوڑیں باغ بہاراں طالب ہو جا رائیاں

قصہ نمبر ۳۱

بلھا کھوتیاں والا

جب اہل خانہ اور دنیا والوں کے طعنوں سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تنگ آ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے گریز اور نفرت کی ایک نئی راہ یہ اختیار کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تنگ آ کر گدھے خرید لیے اور خود کو "بلھا کھوتیاں والا" کہلوانے لگے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس فعل سے اہلِ خانہ اور دیگر لوگوں پر واضح کر دیا کہ اگر میرا مرشد آرائیں ہے تو میں بھی سیّد نہیں ہوں بلکہ کھوتیاں والا ادنیٰ انسان ہوں اور میرا اپنے خاندان والوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے اور فقر کی دنیا میں نام ونسب کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مرشد کی پناہ میں آنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں جو سوالات، شکوک وشبہات اور وسوسے تھے وہ سب قلبی روشنی میں غرق ہو گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کا دامن ایسا پکڑا کہ پھر کبھی اسے نہ چھوڑا۔ اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بھی جا بجا مرشد حقیقی سے عشق اور ان کی تعریف وعقیدت میں لبریز بیان ملتے ہیں جن میں مستی بھی ہے اور وجد بھی اور شکرانہ بھی ہے۔

قصہ نمبر ۳۲

سخت مجاہدہ کے بغیر گوہر مقصود نہیں مل سکتا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے تو اپنے سلسلہ قادری شطاری کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو سخت ریاضت اور مجاہدات کی ہدایت کی۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ سلسلہ عالیہ قادریہ شطاریہ سے منسلک تھے اور اس سلسلے کے بزرگوں کے متعلق مشہور ہے کہ اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والے صوفیاء کرام رحمہم اللہ سخت ریاضت ومجاہدے کے عادی ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے قادری اور شطاری دونوں سلاسل میں بیعت کی تھی اور یہ سب جانتے ہیں سلسلہ عالیہ قادریہ حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے اور شطاریہ سلسلہ کا تعلق حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ ”شطار“ کا مفہوم تیز اور سرگرم کا ہے اس لئے اس سلسلے کے بزرگ زیادہ تر جنگلوں اور بیابانوں میں اپنی ریاضت اور عبادت کی تکمیل کیا کرتے تھے لہٰذا یہی ہدایت حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

”سخت مجاہدات وریاضات کے بغیر گوہر مقصود ہاتھ نہیں آسکتا۔“

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۳۵

موسم کی سختیوں کی کچھ پرواہ نہ کی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر حسب الارشاد مرشد پاک کئی برس تک عبادات میں مصروف رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس خطے میں مقیم تھے جہاں پر تمام موسم پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہوتے تھے۔ جب شدید بارشیں ہوتیں تو جھونپڑی تباہ ہو جاتی۔ لو کے تھپیڑے چلتے تو گرمی بے حال کر دیتی۔ یخ بستہ ہوائیں چلتی تو شدید سردی بدن پر کپکپی طاری کر دیتی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ موسم کی سختیوں سے بے پرواہ ہو کر یادِ الٰہی میں مشغول رہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شوق میں ذرہ بھر کمی واقع نہ ہوئی۔

○...○...○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۳۶

مرشد پاک کے حکم کی تعمیل

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرزِ عمل کو وہ کسان بھی دیکھتے جن کی زرعی اراضی دریائے چناب کے نزدیک تھی۔ ان لوگوں نے جب دیکھا ایک نوجوان دنیا سے بے نیاز عبادتِ خداوندی میں ہر وقت مشغول رہتا ہے اور دوسرے درویشوں کی طرح کسی کے آگے دستِ سوال نہیں کرتا تو ایک دن ایک کسان صبح سویرے مکئی کی چند روٹیاں اور ساگ لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہایت ادب سے عرض کیا۔

”حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے کھا لیں تو مجھے خوشی ہو گی۔“

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بصد اصرار ایک روٹی کھا لی اور باقی روٹیاں اور سالن اس کسان کو واپس کر دیا اس کسان نے عرض کیا۔

”حضور کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میری روٹیاں اور سالن پسند نہیں آیا؟“

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”نہیں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ میں نے تو پسندیدگی کے ساتھ آپ کی لائی ہوئی روٹی کھائی ہے لیکن مجھے میرے مرشد پاک کا حکم ہے کہ کم کھاؤں اور کم سوؤں چنانچہ میں نے اسی لئے ایک روٹی کھائی ہے۔“

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی اس ملاقات کا ذکر اس کسان نے جا کر اپنی برادری اور دیگر لوگوں سے بھی کیا۔ پھر کیا تھا لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنے لگے۔ کھانے پینے کی اشیاء کا ڈھیر لگ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت میں خلل واقع ہونے لگا۔ ان لوگوں نے ہمیشہ عمر رسیدہ لوگوں کو اتنی سخت ریاضت کرتے ہوئے دیکھا تھا یا پھر سنا تھا مگر یہ نوجوان تو کم عمری میں ہی اتنے سخت مجاہدے میں مشغول تھا کہ اسے موسم کی سختیوں کی بھی کچھ پرواہ نہ تھی۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۳۷

مرشد پاک کی خواب میں زیارت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس تنہائی کی کیفیت سے دوچار نہیں تھے جس تنہائی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ سے رہ رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل ہجوم دیکھ کر گھبرانے لگا مگر چونکہ یہ مرشد پاک کا حکم تھا اس لئے اپنی ریاضت وعبادت میں سستی کا مظاہرہ نہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اداس ہو جاتے تو مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ خواب میں وارد ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا احساس تھا کہ مرشد پاک کی نظر کرم کی وجہ سے میری محنت رائیگاں نہیں جائے گی اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں زیارت کے بعد اور زیادہ انہماک سے عبادت وریاضت میں مصروف ہو جاتے۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۳۸

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی لاہور آمد

کتب سیر میں منقول ہے کہ ایک عرصہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سخت ریاضت و مجاہدے میں مصروف رہے۔ ادھر ایک ہستی ایسی تھیں جن کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا غم تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی شدت سے یاد آتے تھے وہ ہستی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے تقاضا شروع کیا کہ ایک مرتبہ مجھے عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملوا دیں مگر حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ان کو لے جانے پر آمادہ نہ ہوتے کہ بیٹے کی محنت میں خلل واقع ہوگا مگر بالآخر ایک روز ان کے تقاضہ سے مجبور ہو کر انہیں لے کر لاہور آئے۔ لاہور آکر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیوی کے ہمراہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر حاضری دی۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی آؤ بھگت کی اور آنے کی وجہ دریافت کی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی ماں اس سے ملنے کے لئے بے قرار ہے اور اس نے ایک عرصہ سے اپنے لخت جگر کو نہیں دیکھا اس لئے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجازت دیں تو اسے سکون ملے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"شاہ صاحب! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں کیسے بھیج دوں اور پھر عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے حالات سے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بالکل بے خبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس اس کی والدہ کو
لے کر گئے تو مجھے خدشہ ہے وہ کہیں اپنی والدہ سے مل کر بددل
نہ ہو جائے اور میں نے اس کی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی
اب اگر اس کا دل مجاہدے کی طرف راغب ہو گیا ہے تو مجھے
خدشہ ہے آپ دونوں سے مل کر اس کا ذہن بدل نہ جائے اور
میری محنت رائیگاں نہ چلی جائے۔ میں صرف یہ کر سکتا ہوں کہ
صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹے سے مل لیں اور زوجہ کو اپنے ساتھ
نہ لے جائیں۔"

چنانچہ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے زوجہ کو ایک عزیز کے پاس لاہور میں چھوڑا اور خود جھنگ کی طرف عازم سفر ہوئے۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۳۹

بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والد بزرگوار سے ملاقات

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد جب دریائے چناب کے کنارے پہنچے تو انہیں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں کوئی مشکل نہیں ہوئی پھر جب انہوں نے بیٹے کو دیکھا تو پہچان نہ پائے کہ سرخ و سپید چہرے والا خوبصورت عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) اب موسم کی سختیوں کو برداشت کر کے اور سخت مجاہدے کے بعد وہ پہلے والا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) نہ رہا تھا۔ نوجوان عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) اب ایک دانا مرد کے روپ میں تھا۔ انہوں نے بڑی دیر تک بیٹے کو گلے سے لگائے رکھا اور چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے یہ کہتے رہے عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) تمہیں کیا ہو گیا؟ پھر خود ہی تھوڑی دیر کے بعد احساس ہوا کہ ان کا بیٹا تو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو چکا ہے اور وہ خود صاحب علم اور صاحب نظر ہیں وہ اپنے مرید سے کس طرح بے خبر ہو سکتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ یہ کس منزل پر پہنچ چکا ہے؟

○......○......○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۴۰

والد بزرگوار کی نصیحت

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"بیٹا! یاد رکھو کہ ظاہری رنگ و روپ ختم ہونیوالا ہے اصل روپ تو انسان کے اندر کا ہے اور اصل طاقت بھی انسان کے اندر کی ہوتی ہے انشاء اللہ العزیز تمہاری یہ عبادت و ریاضت بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگی۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ بھی صاحب کمال تھے۔ انہوں نے بیٹے کو نصیحتیں کیں اور تمام دن اور رات میں اپنے بیٹے کے معمولات کا مشاہدہ کیا اور اطمینان محسوس کیا کہ ان کا بیٹا ان سے دور رہ کر وقت ضائع نہیں کر رہا بلکہ ایک ارفع مقام کی جانب پیش رفت کر رہا ہے۔ فجر کی نماز دونوں باپ بیٹا نے اکٹھے ادا کی اور بعد نمازِ فجر انہوں نے بیٹے سے رخصت لی اور دوبارہ لاہور روانہ ہوئے۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۴۱

باپ کی رخصتی کا غم

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے جانے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کافی دیر تک ملول رہے کہ ان کے شفیق باپ ان سے رخصت ہو گئے تھے۔ ان حالات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک سے جدائی کا غم اور زیادہ محسوس ہوا۔ جن کی اطاعت کے لئے گھر بار چھوڑا وہی پاس نہیں ہیں۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ان خیالات کو پس پشت کرتے ہوئے مرشد پاک کے فرمان کے مطابق وفورِ شوق سے عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے کہ میرے مرشد پاک اس سے خوش ہوں گے اور میرے مرشد پاک میری جانب سے کبھی غافل نہیں ہو سکتے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا کہ مرشد پاک کے ساتھ ایسے باتیں ہوتیں جیسے وہ خود سامنے تشریف فرما ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جدائی کا غم بیان کر رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۴۲

اب تم خلوت نشینی ترک کر دو

کتب سیر میں منقول کہ کافی عرصہ دریائے چناب کے کنارے عبادات و ریاضت کے بعد جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہور اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جدائی کا یہ عرصہ قریباً چھ برسوں پر محیط تھا۔ ان چھ برسوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سرپرستی اور فیض حاصل رہا۔ جب حضرت شاہ عنایت شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات فرمائی تو دیکھا کہ اب خلوت نشینی کی مزید ضرورت نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تم خلوت نشینی ترک کر دو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کی بات سنی تو خوشی کے آنسو جاری ہوگئے کہ اب مرشد پاک کی خدمت کی سعادت نصیب ہوگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی دیر تک مرشد پاک کے ساتھ لپٹ کر روتے رہے۔ وہ لوگ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلوت نشینی سے پہلے دیکھ چکے تھے وہ اب شدید عبادت و ریاضت کے بعد کے عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھ کر حیران تھے۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے روز و شب کیسے بسر کئے اور مرشد کی جدائی کا غم انہیں کیسے بے قرار کئے رکھے تھا؟

○...○...○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۴۳

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری

لاہور میں حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں قیام کے دوران حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک میں موجود تھے اور سینکڑوں طالبانِ حق بھی حاضر خدمت تھے لوگ اپنے نعتیہ کلام سنا رہے تھے۔ اس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پنجابی نعت پڑھی اور سب لوگوں کو حیران کر دیا اور لوگوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نعت سننے کے بعد ایک مستانہ کیفیت طاری تھی۔

جدوں احد ایک اکلا سی ، نہ ظاہر کوئی تجلا سی
نہ رب رسول نہ اللہ سی نہ جبار تے نہ قہار
بے چون و بے چگونہ سی بے شبہ تے بے نمونہ سی
نہ کوئی رنگ نمونہ سی ہن ہویا گونا گونا ہزار
پھر کن کیہا فیکون کہایا بے چونی تو چون بنایا
"احد" دے وچ "میم" رلایا تاہیو کیتا ایڈ پسار
ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بزار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پیر پیغمبر اس دے بردے ، انس ملائک سجدے کردے

سر قدماں دے اتے دھردے ، سب توں وڈی اوہ سرکار

تجوں مسیت تجوں بت خانہ برتی رہاں نہ روزہ جاناں

بھلا وضو نماز دوگانہ تیں پر جان کراں نثار

جو کوئی اس نوں لکھیا چاہے بے وسیلے نہ لکھیا جائے

شاہ عنایت بھیت بتائے تاہیں کھلے سب اسرار

ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بزار

• اس محفل میں شرکت کے بعد اور اس نعت کو پڑھنے کے بعد حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں دیدارِ مصطفیٰ کی لگن مزید بڑھ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک سے رخصت ہونے کے بعد اپنے مرشد پاک سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خواہش ظاہر کی اور پھر مرشد پاک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس خواہش کو پورا فرمایا اور اپنے لئے بھی عین سعادت قرار دیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت

الیں صورت نوں میں جان آکھاں
جانانِ کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے ربّ دی شان آکھاں
جس شان تھیں شاناں سب بنیاں

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک سے لوٹے تو سیدھے مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری حالت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے باطن کو ظاہر کر رہی تھی۔۔ مرشد پاک کو معلوم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دے کر آئے ہیں۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت فرمایا۔

”عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ کیا حالت ہوگئی جب گئے تھے تو سب ٹھیک تھا اور جب آئے ہو تو کچھ ٹھیک نہیں ہے مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیا پریشانی لاحق ہوگئی؟“

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے روتے ہوئے عرض کیا۔

”حضور! میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں تڑپ رہا ہوں آج حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے احاطہ میں لوگ

نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے میں نے بھی پڑھا اور پھر مجھے اپنی محرومی پر رونا آ گیا۔"

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

"بیٹا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں آنسو بہانا کسی سعادت سے کم نہیں اللہ عزوجل تمہاری پکار ضرور سنے گا اور اگر اس نے تمہاری پکار سن لی تو پھر تم مفلس نہیں رہو گے۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں عقیدت کے آنسو رواں تھے اور یہ وہ آنسو تھے جو صرف دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نکل رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روتے ہوئے عرض کیا۔

"مرشد پاک! میں تو ان آنسوؤں کو شہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گلیوں کی خاک میں جذب کرنا چاہتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے مجھے زندہ دیکھ لیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے لئے دعا فرمایئے۔"

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔

"بیٹا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تم مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہو؟"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

"مرشد پاک اب دیدار کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔"

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر کچھ دیر کے لئے

خاموشی اختیار کی پھر فرمایا۔

"بیٹا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہیں تمہارے سوال کا جواب تین روز بعد مل جائے گا اپنے حوصلوں کو قابو میں رکھنا اور اللہ عزوجل سے لو لگائے رکھنا اللہ عزوجل سب بہتر کرنے والا ہے۔"

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر ملول ہو گئے اور دل میں یہ خیال آیا کہ شاید ان کے مقدر میں مدینہ طیبہ کی حاضری نہیں ہے ورنہ پیر و مرشد تین دن انتظار کا حکم نہ دیتے۔ تیسری رات کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ آدھی رات کے وقت وظائف سے فارغ ہو کر سونے کے لئے لیٹے تو یہی خیال ذہن میں گردش کر رہا تھا اور انہی خیالوں کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نیند کی وادیوں میں چلے گئے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک نورانی محفل ہے اور اس نورانی محفل میں بڑے بڑے بزرگ موجود ہیں اچانک مجلس پر ایک مسحور کن خوشبو چھا گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نورانی پیکر کو دیکھا اور پھر بتایا گیا یہی آقائے دو جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

فجر کی نماز کے وقت حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے مسجد کی جانب بڑھے اور سیدھے مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فجر کی نماز میں ابھی وقت تھا اور مرشد پاک تہجد کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے۔ جب انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر مرشد پاک کے پیروں کو پکڑ لیا اور مرشد پاک سے لپٹ کر رونے لگے۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے جا رہے تھے اور کچھ دیر بعد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا۔

"بیٹا عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! اللہ کبیر و علیم نے اس عاجز بندے کی لاج رکھ لی اور تمہیں اس نعمت سے بڑھ کر عطا فرمایا جس کی تمنا تم کر رہے تھے، تم تو مدینہ طیبہ کی زیارت کی تمنا کر رہے تھے اور اس قادر المطلق نے تمہیں مدینے والے کی زیارت عطا فرمائی، تم تو رات ہی میں مفلسی سے تونگری کی طرف آ گئے اور میرے بیٹے اس کی حفاظت کرنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا یاد رکھو جس نے ان کی سنت پر عمل نہیں کیا وہ زندگی بھر سفر میں رہنے کے باوجود بھی منزل پر نہیں پہنچا۔"

O.......O.......O

قصہ نمبر ۴۵

پانڈو کے واپسی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ خلوت نشینی کے بعد لاہور میں مرشدِ پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مقیم رہے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہیں پانڈو کے واپس چلے جانا چاہیے وہاں تمہارے والدین اور بہنیں تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے فرمان کے مطابق پانڈو کے روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً سات برس بعد پانڈو کے واپس جا رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جہاں گھر جانے کی خوشی تھی وہیں مرشد پاک سے جدائی پر دل مغموم تھا۔ انہی ملی جلی کیفیات کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی اجازت سے پانڈو کے روانہ ہوئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۶

سانحہ عظیم

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ گھر والے ایسے خوش تھے جیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی دوسرے ملک سے عرصہ دراز بعد واپس لوٹے ہوں۔ چودھری پانڈو کی مالی معاونت سے ایک چھوٹا سا مدرسہ ترقی کرتے کرتے ایک بڑے علمی مرکز کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ چودھری پانڈو کی وفات کے بعد اس کے بھائی سدھار اور ان کے بیٹوں نے چودھری پانڈو کی روش کے بالکل برعکس روش اختیار کی۔ چودھری پانڈو مدرسہ کو خاص اہمیت دیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے اردگرد کے لوگ حصول علم کے لئے اس مدرسہ میں آیا کرتے تھے۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ طلباء کے قیام و طعام کا خاص خیال رکھتے تھے جبکہ اس کے برعکس چودھری پانڈو کے بھائی اور بیٹوں کے ہاتھوں میں مدرسے کی بھاگ دوڑ آنے کے بعد ان کا سلوک حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اہل خانہ سے ناروا ہو چکا تھا۔ چودھری پانڈو تو حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عزت و تکریم کیا کرتا تھا مگر اس کے برعکس اس کا بھائی اور بیٹے تو مدرسہ کا رخ کرنا بھی گوارا نہ کرتے اور اگر آ بھی جاتے تو حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا سلوک روا رکھتے جیسے وہ ان کے ذاتی ملازم ہوں۔

پھر وہ وقت بھی آیا جب حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کا انتظام چلانے کے لئے لوگوں سے مالی معاونت کی اپیل شروع کر دی کہ چودھری پانڈو کے بھائی اور بیٹوں نے مدرسہ کے لئے وقف آمدنی سے بھی ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مالی معاونت کی اپیل پر لوگوں نے لبیک کہا اور یوں مدرسہ کے نظم ونسق میں کوئی فرق نہ آیا اور بدستور لوگ اس مدرسہ سے فیضیاب ہوتے رہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی پانڈو کے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ہی حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ کی جدائی کے بعد اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ابھی ان کی صحبت سے فیضیاب بھی نہ ہوئے تھے کہ وہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد ہی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ بھی اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ والد بزرگوار کے صدمہ عظیم کے بعد یہ دوسرا بڑا صدمہ تھا جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔ والدہ کے وصال کے بعد دونوں چھوٹی ہمشیرگان بھی اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پانڈو کے واپسی کے کچھ ہی عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ والدین کے سایہ شفقت اور دونوں چھوٹی بہنوں کی محبت سے محروم ہو گئے۔ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی بہن ہی حیات تھیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۴۷

مرشد پاک کی پانڈو کے آمد

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان پے در پے صدموں کے بعد سارا دن اداس بیٹھے رہتے تھے۔ جن کی خدمت کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر واپس لوٹے تھے وہ ہستیاں اب اس دنیا میں ہی نہ رہی تھیں۔ گھر ایک وحشت کا ساماں پیدا کرتا تھا کچھ عرصہ قبل جو گھر بھرا ہوا تھا اب اس میں ویرانی تھی۔ کچھ ہی عرصہ میں اس گھر کے چار افراد اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ یہ وہ افراد تھے جنہوں نے ایک عرصہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شدت سے انتظار کیا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو وہ اگلے جہان رخصت ہو گئے۔ مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ ان پے در پے سانحات پر پانڈو کے تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگا کر کافی دیر تک پیار کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت ایک سرپرست کی کمی شدت سے محسوس کر رہے تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۸

مجھے اپنے ساتھ لاہور لے جائیں

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ جب پانڈو کے تشریف لائے تو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کی خدمت میں عرض کیا۔

''حضور! مجھے اپنے ساتھ لاہور لے جائیں میں اب پانڈو کے رہنا نہیں چاہتا۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! ابھی تمہیں یہیں رہنا ہوگا تمہاری ضرورت اس جگہ کو بہت زیادہ ہے۔''

ان عظیم صدمات کے باوجود حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے فرمان کے مطابق پانڈو کے میں ہی قیام پذیر رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کا انتظام ایک مولوی صاحب کے سپرد کر دیا اور خود عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۴۹

ایک سکھ سپاہی کی مدد کرنا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ سیاسی انتشار سے بھرپور تھا اور مغل فرزوا اورنگ زیب عالمگیر وفات پا چکا تھا اور اس کی وفات کے بعد پورے ملک میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص خانہ جنگی کی آگ بھڑک اٹھی تھی اور سکھ پنجاب پر اپنا اقتدار قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔ اس پرآشوب دور میں دو ہزار سکھ سپاہیوں کا ایک دستہ جن کے پاس توپ خانہ بھی تھا ملتان کی جانب حملہ کرنے کی غرض سے رواں دواں تھا۔ سکھ سپاہیوں کا یہ جتھہ جب موضع متکے نزد رائے ونڈ پہنچا تو اس نے وہاں پڑاؤ ڈالا۔ اس جتھہ میں ایک سکھ سپاہی جو موضع گھونڈ کا رہنے والا تھا اس نے اپنے سکھ افسر سے ایک رات کی چھٹی مانگی تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں سے مل آئے جو نزدیکی گاؤں میں رہتے تھے۔ اس کے افسر نے اسے چھٹی دے دی اور وہ سکھ سپاہی نزدیکی گاؤں ''گھونڈ'' کی جانب روانہ ہو گیا۔

گھونڈ گاؤں تک جانے کا راستہ موضع پانڈوکے میں سے گزرتا تھا اور اس دور میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانڈوکے میں مقیم تھے۔ یہ گاؤں پانڈوکے بھٹی کی ملکیت تھا اور یہاں کے تمام رنگھڑ بے حد متکبر اور ہٹ دھرم تھے وہ اپنے گاؤں سے کسی بھی گھڑ سوار کو گزرنے نہیں دیتے تھے اور ان کا اعلان تھا کہ اگر کسی میں یہ جرأت ہے تو وہ ہمارے علاقے میں گھوڑے پر بیٹھ کر گزر کر دکھائے۔ جب وہ سکھ سپاہی

گھوڑے پر سوار ہو کر یہاں سے گزرا تو رنگھڑ نوجوان نے اسے گھوڑے سے اتار لیا گھوڑا اس سے چھین لیا اور اس کی خوب پٹائی کی پھر اسے گھسیٹتا ہوا اس جگہ پر لایا جہاں موچی چمڑہ رنگتے تھے۔ انہوں نے سکھ سپاہی کے کیس کھول ڈالے اور کنویں کا غلیظ پانی اس کے سر اور منہ میں ڈالا حتیٰ کہ اسے بری طرح ذلیل کیا گیا۔ اس دن گاؤں کا چوہدری پانڈو اتفاقاً گاؤں میں موجود نہ تھا۔ یہ ہنگامہ آرائی دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور سکھ سپاہی کو اس رنگھڑ نوجوان سے چھڑایا اس کو اس کے گھوڑے پر سوار کرایا اور اسے گاؤں کی حدود سے دوسری جانب چھوڑ آئے اور کہا تم جاؤ میرے ساتھ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس سکھ سپاہی کو چھوڑ کر واپس آئے تو گاؤں کے تمام رنگھڑ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف ہو گئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غیر مسلم کی حمایت کی ہے۔ اتنے میں گاؤں کا سردار چوہدری پانڈو بھی آن پہنچا۔ اس نے بغیر کسی صلاح و مشورہ کے یہ فیصلہ دے دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتھر مار مار گاؤں بدر کر دیا جائے۔ تاہم گاؤں کے لوگوں کی اکثریت جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تقویٰ کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا احترام کرتی تھی ان میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتھر مارنے پر راضی نہ ہوا۔ چوہدری پانڈو اور سدھار کی اولاد نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتھر مارنے شروع کیے اور اگرچہ اس وقت شیخو نامی ایک شخص کی بروقت امداد سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جان بچ گئی لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ پتھر لگنے سے زخمی ضرور ہو گئے۔ یہ شیخو چوہدری پانڈو کا داماد تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا ارادت مند تھا۔

○......○......○

قصہ نمبر ۵۰

چوہدری پانڈو کا ناروا سلوک

اس ناخوشگوار واقعہ سے دلبرداشتہ ہو کر حضرت بابا بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے سے موضع دفتوہ چلے گئے جو پانڈو کے سے صرف دو میل کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں ہے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین اور ہمشیرگان وفات پا چکے تھے۔ گاؤں کے چند معززین نے باہم مشورہ کیا اور چوہدری پانڈو کے پاس جا کر کہا کہ حضرت بابا بُلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ہمارے پیش امام رہ چکے ہیں اور سیّد بھی ہیں اور ان کی نجابت و شرافت بھی کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے جب اردگرد کے لوگ سنیں گے تو کیا کہیں گے چوہدری پانڈو کس قدر بدلحاظ اور ناقدر شناس آدمی ہے اس نے ایک سیّد زادے اور عالم زادے کو اپنے گاؤں سے نکال دیا، راجپوتوں اور راٹھوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ پھر ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ موضع دفتوہ جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ جلال میں آ کر کوئی بددعا دیں اور ہماری تباہی و بربادی ہو جائے۔ اس پر چوہدری پانڈو، سدھار اور شیخو یہ تینوں موضع دفتوہ جا پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لینے آئے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس گاؤں چلیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم اس گاؤں کو چھوڑ آئے اب دوبارہ اس گاؤں نہیں جائیں گے۔"

چوہدری پانڈو نے عرض کیا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ساتھ واپس گاؤں نہیں جائیں گے تو ہم زبردستی اٹھا کر لے جائیں گے۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر انکار کر دیا اور پھر چوہدری پانڈو نے نہایت بے ادبی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بازو پکڑ کر ساتھ چلنے کو کہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میرا بازو چھوڑ دو ہم نہیں جائیں گے۔"

چوہدری پانڈو نے کہا کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کم از کم دعا یا بددعا لے کر ہی لوٹیں گے اور خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے اس پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میرے پاس نہ دعا ہے اور نہ بددعا۔"

چوہدری پانڈو بدستور بضد رہا اور تلخ کلامی کے انداز میں بحث و تکرار کرتا رہا اور الٹی سیدھی دھمکیاں بھی دیتا رہا اور اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھینچتا رہا جس پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

بلھا جے توں غازی بنناں ایں لک بنھ تلوار
پہلوں رنگھڑ پانڈو مار کے پچھوں کافر مار
اجڑ گئے پانڈو کے نگھر گیا سدھار
وسدا رہے شیخوپورہ لگی رہے بہار

یہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ نہیں ہے بلکہ پانڈو کے کا ایک گاؤں ہے جو اب بھی آباد ہے اور اسے شیخو کی اولاد نے آباد کیا تھا جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پتھر مارتے وقت بچایا تھا۔

قصہ نمبر ۵۱

چوہدریوں کا انجامِ بد

وہ سکھ سپاہی جسے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے رنگھڑوں سے بچایا تھا جب اپنے بال بچوں سے مل کر واپس اپنی پلٹن میں آیا تو اس نے تمام واقعہ اپنی پلٹن کو سنایا تب فوج کے تمام افسروں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ ملتان کی جانب بعد میں چلیں گے پہلے پانڈو کے والوں کی خبر لی جائے۔ اس فیصلہ کے بعد تمام سکھ فوج بلائی گئی اور یہ فوج آسمانی بجلی کی مانند پانڈو کے پر ٹوٹ پڑی جو سامنے آیا اسے قتل کرتے رہے اور جب گاؤں کی زمین لوگوں کے خون سے سرخ ہو گئی تو سکھ جتھے نے لوٹ مار شروع کر دی۔ چوہدری پانڈو کا برا حشر ہوا۔ موضع سدھار کو ایسا زلزلے کا جھٹکا لگا کہ سارا گاؤں زمین میں دھنس گیا اور اب اس گاؤں کے کھنڈرات موجود ہیں۔ جب چوہدری پانڈو نے اپنے گاؤں پر سکھوں کا حملہ دیکھا تو وہ کسی طرح بھاگ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور! میرا تو کچھ رہنے دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

> "چوہدری پانڈو! تمہارا اب کچھ نہیں رہا ہاں گاؤں کا نام پانڈو کے ضرور رہے گا اور جب تک یہ گاؤں رہے گا تمہارا نام قائم رہے گا تا کہ لوگ عبرت حاصل کریں۔"

قصہ نمبر ۵۲

مریدین اور ہمشیرہ کے ہمراہ لاہور آمد

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانڈو کے کی تباہی کے بعد اپنے مریدوں اور بڑی ہمشیرہ کے ہمراہ لاہور تشریف لائے اور مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ کشف تمام حالات سے باخبر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو گلے لگایا اور انہیں دلاسہ دیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے گلے سے لگ کر خوب روئے اور عرض کرتے رہے۔

''حضور! مجھے خود سے جدا کیوں؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر کچھ عرصہ لاہور میں ہی قیام کیا۔

○......○......○

قصہ نمبر ۵۳

مرشد پاک کی جانب سے قصور جانے کا حکم

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لاہور میں کچھ عرصہ مقیم رہے اور پھر ایک دن حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! تم قصور چلے جاؤ وہاں کے لوگوں کو تمہاری ضرورت ہے۔''

مرشد پاک کا حکم سن کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سوچ میں گم ہو گئے اور اس سوچ کی وجہ قصور کا سفر تھا جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ جانا نہیں چاہتے تھے حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں اس سے پہلے تعلیم کے حصول کے لئے جا چکے تھے اور قصور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیکھا ہوا شہر تھا لیکن وجہ یہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد گرامی وہاں رہائش پذیر تھے اور وہ ظاہری شریعت کی اتباع کے قائل تھے اور انہیں صوفیوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا انداز صوفیانہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شعر و شاعری بھی کرتے تھے اور سماع کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ استاد اور شاگرد دونوں کی عادات میں کافی فرق تھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں جانے سے گریزاں تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اندیشہ تھا کہ کہیں استادِ گرامی سے سامنا نہ ہو جائے لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کا حکم سننے کے بعد خاموش ہو گئے۔

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سوچ میں گم دیکھا تو دریافت فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا سوچ رہے ہو؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! مجھے کسی اور جگہ بھیج دیں۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! میں کون ہوتا ہوں تمہیں بھیجنے والا؟ تمہاری منزل قصور ہی ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ٥٤

قصور کو رشد و ہدایت کا مرکز بنانا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مرشد پاک کے حکم پر قصور تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قصور شہر کے باہر ایک تالاب کے کنارے ڈیرہ لگایا اور یہ تالاب آج کل ''سالانے والا تالاب'' کہلاتا ہے اور قصور ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ اس دور میں قصور شہر کے لوگ فقر و درویشی کے قائل نہ تھے اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہر سے باہر رہائش اختیار کی اور دن رات اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قلبی کیفیت ابتداء میں یہ تھی کہ اکثر گریہ کیا کرتے تھے اور لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے۔ چند روز بعد اس تالاب پر جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر کا آغاز کیا اور لنگر کی تقسیم کا انتظام اپنے مرید سلطان احمد مستانہ کے سپرد کیا۔ ان دنوں یہ بات ہر خاص و عام کی زبان پر تھی کہ سالانے والا تالاب پر ایک سیّد صاحب آئے ہیں جو بڑے متقی اور پہنچے ہوئے بزرگ ہیں چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے کے لئے دور دور سے لوگ آنے لگے۔

قصہ نمبر ۵۵

نواب حاجی رانجھے خان کی بہن

رفتہ رفتہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد کی خبریں نوابوں کے محلات تک بھی جا پہنچیں اور انہیں نوابوں میں سے ایک مشہور نواب حاجی رانجھے خان بھی تھے جن کی ایک ہمشیرہ تھی جو بیوہ ہو چکی تھی اور اپنی جوانی کی عمر سے گزر چکی تھی۔ نواب حاجی رانجھے خان کی اس بہن ابھی بھی حسین وجمیل تھیں اور ان کے حسن کا شہرہ عام تھا۔ اس نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور اپنے بھائی سے بھی اجازت طلب کی۔ نواب حاجی رانجھے خان نے اپنی بہن کو بخوشی اجازت دے دی۔ اگلے روز منادی کرائی گئی حاجی رانجھے خان کی ہمشیرہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گزریں گی لہٰذا لوگوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنا کاروبار بند رکھیں اور سڑکوں بازاروں میں نہ پھریں۔ الغرض پردہ کا پورا پورا انتظام کیا گیا اور نواب حاجی رانجھے خان کی بہن پالکی میں سوار ہو کر ایک تھال میں جواہرات لے کر نذر و نیاز اور اپنی خادماؤں کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آن پہنچی۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں نہایت حسین اور خوبرو تھے اور پھر ان دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ جوان بھی تھے اس لئے جب نواب حاجی رانجھے خان کی بہن نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسن دیکھا تو اپنے دل سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ اگرچہ گھر سے نکلتے وقت اس کا ایسا خیال نہ تھا مگر اس نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسین و روشن چہرہ دیکھا تو دل بے اختیار

ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ کشف اس خاتون کی قلبی کیفیت سے آگاہ ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لیا۔ وہ خاتون جواہرات سے بھری تھال لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آ گئی لیکن پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لیا۔ بالآخر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس رویہ کی وجہ دریافت کی اور کہا۔

''میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ نذرانہ لے کر آئی ہوں اور میں اس رویہ کی وجہ ابھی تک نہیں جان سکی۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''میں آپ کو اپنی والدہ سمجھتا ہوں اور آپ کی نذر اس شرط پر قبول کروں گا کہ آپ بھی مجھے اپنی زبان سے بیٹا کہیں گی۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ نواب حاجی رانجھے خان کی بہن کے دل میں موجود تمام فاسد خیالات جاتے رہے اور وہ فوراً بولیں۔

''بیٹا! میں تمہاری ماں ہوں اور تم میرے بیٹا ہو۔''

پھر نواب حاجی رانجھے خان کی اُنہی بہن کے اصرار پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ شہر قصور میں باقاعدہ وارد ہوئے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شہر میں ڈیرہ لگائیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش کا انتظام میں کروں گی۔ پھر ان کے اصرار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ قصور شہر میں داخل ہوئے۔ نواب حاجی رانجھے خان کی بہن نے نواب صاحب کے ذریعے ان کے گھوڑوں کا طویلہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش کے لئے مختص کروایا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک سے متصل مسجد موجود ہے اور یہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چلہ گاہ بھی ہے۔

قصہ نمبر ۵۶

استادِ محترم سے ملاقات

قصور پہنچ کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات اپنے استادِ محترم مولانا غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد محترم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ مولانا غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ تم ہو؟''

مولانا غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگرد کی موجودہ حالت پر حیران ہو رہے تھے کہ کہاں ایک عام سا شاگرد اور کہاں ایک درویش اور صوفی؟ مولانا غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ ایک قابل استاد اور ایک عالم فاضل شخص تھے اس لئے وہ سمجھ گئے کہ عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کس منزل پر ہیں اور ان کی حیثیت کیا ہے؟ کافی دیر تک دونوں استاد شاگرد میں بات چیت ہوتی رہی اور یوں مولانا غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سے آگہی ہوئی۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نازل والی افتاد پر افسوس کا اظہار کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۷

حاسدین کا حسد

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب قصور شہر میں مقیم ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت روز بروز بڑھنا شروع ہو گئی تو حاسدین کے دل میں حسد نے جنم لیا جو بڑھتے بڑھتے یہاں تک پھیل گیا کہ قصور کے افغان حکمرانوں کو اپنا اقتدار خطرے میں نظر آنے لگا۔ چونکہ وہ دنیا دار تھے اس لئے ان کے نزدیک عزت کا باعث راحت و اقتدار تھا اور عزت کروانے کا عمدہ ذریعہ عوام کا ان کے سامنے سر جھکانا اور ہاتھ باندھے کھڑا رہنا تھا اور ذرا ذرا بات پر حکمران طبقے کی خوشامد کرنا تھا۔ قصور شہر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے سے ان دنیا داروں کے اس قاعدے اور قانون پر کاری ضرب لگی تھی اور لوگوں کا ہجوم اب ان حکمرانوں کے دروازے پر جمع ہونے کی بجائے جم غفیر کی شکل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا تھا اور یہ بات ان حاسد حکمرانوں کے لئے ناقابل برداشت تھی اس بناء پر ان با اثر حکمران طبقے کے پٹھانوں کے ایک گروہ نے وہاں کے حاکم نواب زانجھے خان سے ملاقات کی اور شکایت کی۔

"سیّد عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی وجہ سے ہمارے اقتدار میں روز بروز کمی آ رہی ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ہی کی دی ہوئی زمین پر بسنے والا یہ درویش پورے علاقے پر قابض ہو جائے اور ہمارے مدمقابل کھڑا ہو جائے۔"

نواب رانجھے خان بولا یہ کیسے ممکن ہے؟ وہ بولے تاریخ گواہ ہے کہ نسل انسانی ہمیشہ دو طبقات میں منقسم رہی ہے ایک حکمران طبقہ اور دوسرا محکوم طبقہ' ایک اعلیٰ اور معزز طبقہ اور دوسرا پست اور ذلیل طبقہ ایسے میں اگر پست اور ذلیل طبقہ کو اعلیٰ اور معزز طبقہ کے سامنے لا کھڑا کیا جائے تو پھر معزز اور اعلیٰ طبقے کی وقعت' توقیر اور رعب و دبدبہ اور حکمرانی کہاں رہے گی؟ اور جب سے انہوں نے قصور شہر میں ڈیرا لگایا ہے یہاں کے لوگ ان کے پاس حاضر ہونے لگے ہیں اور اس سے پیشتر ہم نے کبھی بھی ایسی باتیں نہ سنی نہ دیکھیں جو سن اور دیکھ رہے ہیں، وہ عوام کو ہمارے مقابل لا کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان پست لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ معزز وہ نہیں ہیں جن کے پاس اونچی حویلیاں، طبل و علم، فوج اور خزانے ہیں بلکہ معزز وہ ہیں جو نیک اور پارسا ہیں، اللہ عزوجل نے دنیا کے تمام انسانوں کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا ہے اور نگاہ قدرت میں سب برابر ہیں، قبیلوں، ذاتوں اور فرقوں کی کوئی حیثیت نہیں۔

پھر ایک اور نواب رانجھے خان کو مخاطب کرتے ہوئے بولا ان کی تعلیمات کی روشنی میں کیا آپ بتا سکتے ہیں قصور کے حجام، تیلی، جولاہے اور قصائی ہم افغانوں کے برابر ہو سکتے ہیں؟ اگر کچھ عرصہ اور ان کی انہی باتوں کا سلسلہ جاری رہا تو قصور کی عوام اپنے حاکم کے مقابل کھڑی ہو جائے گی۔

نواب رانجھے خان اپنے قبیلہ کے ان معزز پٹھانوں کی پرجوش باتوں سے متاثر ہو گیا اور اس کو بھی اپنا اقتدار خطرے میں نظر آنے لگا اس نے کہا۔

"مجھے بھی سید عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے کوئی دلچسپی نہیں مگر کیا کریں ہماری بہن کو ان سے بہت عقیدت ہے اسی وجہ سے ہم نے ان کے لئے رہائش کا بندوبست کیا ہے۔"

وہ سب بیک زبان بولے تو پھر آپ اپنی ہمشیرہ کو سمجھائیں ان کی ایک درویش سے یہ عقیدت نواب خاندان کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگی۔ نواب رانجھے خان نے جب اس بات کا ذکر اپنی بہن سے کیا تو وہ انتہائی برہم ہوئیں اور کہنے لگیں۔

> ”جن کے قدموں کی برکت سے ہزاروں نادیدہ خطرات ٹل رہے ہیں یہ کم فہم اور نادان لوگ اس درویش کے وجود کو اپنے لئے خطرہ جان رہے ہیں آپ ان کی باتوں میں ہرگز نہ آیئے گا یہ فتنہ پرواز لوگ سیدھے سادھے انسانوں کو صراط مستقیم سے بھٹکا کر بھی راضی نہیں ہوتے۔“

O.......O.......O

قصہ نمبر ۵۸

یہ اقدام ہمارے اختیار سے باہر ہے

نواب رانجھے خان اپنی بہن کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ کچھ دنوں بعد وہ فتنہ پرور گروہ پھر رانجھے خان کے پاس حاضر ہوا اور بعد بحث و تکرار پھر اسے مشورہ دیا کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس درویش کو یہاں سے چلتا کرے۔ نواب رانجھے خان نے ان کی بات سننے کے بعد کہا۔

"یہ اقدام ہمارے اختیار سے باہر ہے ہم اپنی بیوہ بہن کی دل شکنی کسی بھی صورت نہیں کر سکتے لہٰذا اس معاملے میں ہمیں معذور جانا جائے۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۵۹

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

درحقیقت نواب رانجھے خان بھی اب اندر سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہراساں رہنے لگا تھا اور جب ان فتنہ پروروں کا یہ گروہ نواب رانجھے خان سے بددل ہو کر لوٹا تو انہوں نے باہم مشاورت سے یہ منصوبہ بنایا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دن رات نگرانی کریں تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کوئی شرعی جواز پیدا کیا جائے اور اس شرعی عذر کی روشنی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہر بدر کیا جائے۔ پھر وہ اپنے منصوبے کے مطابق غیر شرعی بات کا پتہ لگانے کی ٹوہ میں مصروف ہو گئے مگر باوصف کئی کوششوں کے انہیں کوئی بھی بات نہ مل سکی جس کو جواز بنا کر وہ ہنگامہ آرائی کر سکتے۔ پھر ان کی نظر محفل سماع پر گئی جن کا اہتمام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بڑے زور و شور اور شوق سے ہوتا تھا۔ اس بات کو بنیاد بنا کر وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استادِ محترم اور شہر قصور کے سب سے بڑے عالم دین حضرت مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان دنوں قصور کی جامع مسجد کے خطیب و امام تھے۔ یہ فتنہ پرداز جانتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شرعی تعلیمات کا منبع مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے درمیان استاد و شاگرد کا رشتہ بھی ہے لیکن انہوں نے اسی ذریعہ کو اپنے مفادات کے کارگر ہونے کے لئے استعمال میں لانا پسند کیا اور ان کی خدمت میں یوں عرض کیا۔

”مولانا! اگر کوئی مسلمان قوالی سنے تو مذہب کی روشنی میں اس کا

یہ فعل کیسا ہے؟“

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”سماع کی کوئی شرعی حیثیت نہیں اس لئے ممنوع ہے۔“

وہ فتنہ پرور بولے اگر کوئی صوفی سماع سنے تو پھر؟ مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”شرع میں صوفی یا عام مسلمان کی کوئی قید نہیں مذہبی احکام سب کے لئے برابر ہیں۔“

پھر مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

”تم یہ بتاؤ وہ صوفی کون ہے جس کے بارے میں تم لوگ مجھ سے فتویٰ لینے آئے ہو؟“

یہ فتنہ پرور ایک ایسے مسئلہ پر فتویٰ لینے آئے تھے جس کی باطنی حیثیت سے وہ بے خبر تھے اور خود شرع کے خلاف اپنے ہاں بے جا رسوم ناچ گانے کی محافل وغیرہ کا انعقاد کیا کرتے تھے اور ایک عالم دین کو اپنی شاطرانہ چالوں کے جال میں پھنسا کر ایک بالکل شرعی صوفی کے خلاف فتویٰ لینے آئے تھے۔ مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو جب صحیح صورت حال کا علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر کرب کے آثار نمایاں ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خاموشی اختیار کر لی جس پر شر پسند اپنے ارادوں کو خاک میں ملتا دیکھ کر نئے حربے سے پکار اٹھے۔

”مولانا! کیا خلق خدا کے لئے سماع کی ان محفلوں کو روکنا جائز ہے؟“

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہاں ایسی محفلوں کو روکنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان محافل سماع سے قرب و جوار کے لوگوں کی یکسوئی میں فرق پڑ رہا ہو۔''

بہر حال کافی سوچ و بچار کے بعد بامر مجبوری مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا۔ شرپسند اس فتویٰ کو حاصل کرنے کے بعد سیدھے حاکم قصور نواب رانجھے خان کے پاس پہنچے اور انہیں مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ دکھایا اور خوشی بھرے انداز میں بولے۔

''ہم شریعت کی آڑ میں اس درویش کی محفل سماع پر پابندی لگا سکتے ہیں اور اس طرح جب اس درویش کے شغل روحانی میں رکاوٹ پیدا ہو گی تو وہ خود بخود دل برداشتہ ہو کر یہاں سے کہیں اور چلا جائے گا۔''

O.......O.......O

قصہ نمبر ۶۰

نواب رانجھے خان نے فتویٰ کو غنیمت جانا

نواب رانجھے خان جو اپنی بہن کی وجہ سے اب تک خاموش تھا اور اندر ہی اندر موقع کی تلاش میں تھا اس نے اس فتویٰ کو غنیمت جانا اور بخوشی اس بات کی اجازت دے دی کہ میری طرف سے تم لوگوں کو پوری طرح اجازت ہے اور تم بے روک ٹوک حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سماع پر پابندی لگا سکتے ہو اس طرح مجھ پر کوئی حرف بھی نہیں آئے گا اور میں اپنی بہن کی باز پرس و ناراضگی سے بھی محفوظ رہوں گا اور اگر شہر کے کسی حلقے سے کوئی آواز اٹھے گی تو صاف الفاظ میں کہہ دینا کہ ہم ایک عالم دین کے فتویٰ پر عمل کر رہے ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۶۱

شرپسندوں کا محفل سماع پر حملہ

شرپسند اس اجازت کے ملتے ہی خوش ہو گئے اور انہوں نے اس کو اپنی بڑی فتح جانا اور اس نشہ میں یہ بھول گئے کہ اصولاً انہیں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر اس فتویٰ کو دکھا کر محفل سماع کی پابندی کا مژدہ سنا کر ان سے اس پر عمل درآمد کی درخواست کرنی چاہیے مگر وہ اپنی شاطرانہ حاسدانہ چالوں کے زیر اثر انتہائی غرور و تکبر میں آ گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ڈیرہ کے باہر اکٹھے ہو کر محفل سماع کے انعقاد کا انتظار کرنے لگے۔ جیسے ہی قوالی کا آغاز ہوا اور قوالی سننے کے لئے لوگ جمع ہوئے تو یہ فتنہ پرور اچانک ڈیرے کے اندر داخل ہوئے اس وقت یہ سب تلواروں اور دیگر اسلحہ سے مسلح تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت سماع کے عارفانہ کلام کے اندر مستغرق تھے اس لئے انہیں ان فتنہ پروروں کے اندر آنے کا کوئی پتہ نہ چلا۔ انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی بلند آواز سے کہنا شروع کر دیا۔

> ”اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور آئندہ اس طرف لوٹنا بھی مت، سماع حرام ہے مذہب میں بدعت کا راستہ جو بھی اختیار کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔“

قصہ نمبر ۶۲

یہ ہمارے مہمان ہیں

شر پسندوں کے شور سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ حالت وجد سے حالت ہوش میں آ گئے اور جب آنکھیں کھول کر یہ منظر دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آ گئے اور ان شر پسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''تم اللہ کے بندوں پر ظلم کیوں کرتے ہو اللہ عزوجل کے قہر سے ڈرو اور اس کے غضب کا نشانہ نہ بنو۔''

شر پسندوں نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو انہوں نے بجائے اپنا ہاتھ ظلم سے کھینچنے کے مزید سرکشی اختیار کی اور اپنی خرمستی میں اپنے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان موجود لوگوں کو سختی سے کچلتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہنچ گئے اور انہوں نے قوالوں کے تمام ساز توڑ ڈالے اور انہیں زد و کوب کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان قوالوں کو بچانے کی کوشش کی اور فرمایا۔

''یہ ہمارے مہمان ہیں ان کا کچھ تو خیال کرو انہیں میں نے بلایا ہے۔''

قصہ نمبر ۶۳

کھڑکاں چک جولا ہے آ ہے

شرپسندوں کے کانوں پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا ذرا برابر بھی اثر نہ ہوا اور وہ اپنی خرمستی میں مزید حد سے بڑھ گئے۔ قوال مار کھا کر لہولہان ہو گئے اور انہوں نے وہاں سے فرار ہونے میں اپنی عافیت جانی۔ بعض وہیں زخموں سے چور ہو کر بے ہوش ہو گئے لیکن وہ شقی القلب اپنی ظالمانہ روش سے باز نہ آئے۔ اتنے میں ایک شقی القلب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک کا نشانہ لے کر تیر چلا دیا جس کے نتیجے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستار مبارک کا ایک پیچ کٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ زخمی ہونے سے بال بال بچ گئے البتہ ان کی مار کے نشان آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پورے جسم پر نمایاں ہو گئے۔ جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آ گئے اور بلند آواز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر پڑھا۔

کھڑکاں چک جولا ہے آ ہے
ہن کی کراں نی میرے مائے

شرپسند اپنی جگہ خوش تھے کہ انہوں نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ڈیرہ ویران کر دیا ہے لیکن وہ تقدیر کے چلے ہوئے تیر سے بے خبر تھے لوگ ڈرتے ڈرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا درس سن کر خاموشی سے چلے جاتے محفل سماع کا انعقاد اب ان حالات میں ممکن نہ رہا تھا۔ بالآخر انقلاب زمانہ

نے کروٹ بدلی اور قصور کی جانب آنے والے راستے سکھوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج اٹھے پھر ان شہسواروں نے قصور کے افغانوں کی ساری جاگیریں چھین لیں ان کی حویلیاں ویران و برباد کر دیں اور ان افغانوں کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ ان بچے کھچے افغانوں نے بالآخر شکم کی آگ بجھانے کے لئے قصور میں کھڈیاں لگا کر جولاہوں کا کام شروع کر دیا اور کپڑا بننے لگے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ان کے بارے میں پیش گوئی حرف بحرف سچی ثابت ہوئی۔

O......O......O

قصہ نمبر ٦٤

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ندامت

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ سماع کے خلاف فتویٰ جاری کر چکے تھے لیکن وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ شر پسند اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے ایسی غلط روش اختیار کریں گے اور اس طرح ان کے شاگرد عزیز کو جسمانی و روحانی اذیت پہنچائیں گے انہیں اس واقعہ سے شدید کوفت سے دوچار ہونا پڑا اور وہ اپنی اس ذہنی اذیت سے نجات پانے کے لئے ایک دن بابا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر معافی مانگنے حاضر ہو گئے۔

قصہ نمبر ۶۵

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا تعریف کرنا

جس دن مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر تشریف لائے تو اس روز آپ رحمۃ اللہ علیہ محفل سماع سننے میں مصروف تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حافظ جمال رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خبر سنی تو قوالوں کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور خود دروازے پر تشریف لائے اور مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا والہانہ استقبال کیا اور ان کو اپنے ہمراہ لا کر اپنی مسند خاص پر بٹھایا اور خود ان کی بائیں جانب ہو کر بیٹھ گئے۔ مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی لجاجت بھرے انداز میں محو گفتگو ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! ایک عالم دین کی نظر میں سماع ناجائز ہے اور ناجائز شے کبھی جائز نہیں ہو سکتی میری دلی خواہش تھی تم عالم دین بنتے مگر تم نے صوفیانہ روش اختیار کر لی اب سوال و جواب کا وقت گزر گیا ہے اور تم جو کچھ بننا چاہتے تھے بن چکے اور میں اپنے فتویٰ پر تمہیں پہنچنے والے نقصان سے بھی آگاہ ہوں اور اس کے غلط استعمال سے تم سے معذرت خواہاں ہوں بہرحال میں نے لوگوں میں تمہاری شاعری کی بہت دھوم سنی ہے آج میں اس لیے تمہاری خانقاہ پر آیا ہوں کہ تمہارا کلام سن کر اندازہ کر لوں

کہ تم کس حد تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہو؟‘‘

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدت سے اپنا سر جھکا دیا اور پھر استادِ محترم کی فہمائش پر اپنی مشہور کافی انہیں سنائی۔

الف اللہ رتا دِل میرا
مینوں ب دی خبر نہ کائی
ب پڑھیاں کجھ سمجھ نہ آوے
لذت الف دی آئی
ع تے غ دا فرق نہ جاناں
ایہہ گل الف سمجھائی
بلھیا! قول الف دے پورے
جیہڑے دِل دی کرن صفائی

اس کافی کو سن کر مولانا غلام مرتضیٰ بہت خوش ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام کو پسند فرماتے ہوئے تعریف کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو داد دی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٦

مرشد پاک کی ناراضگی

کتب سیر میں منقول ہے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ ناراض ہو گئے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قصور میں قیام کے کچھ عرصہ بعد حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادیوں کی شادیاں شروع ہوئیں چونکہ حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے تعلقات بے شمار لوگوں سے تھے اس لئے بہت سے مہمان شادیوں میں شریک ہوئے۔ شادیوں میں کھانے کا وسیع انتظام کیا گیا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو منتظم مقرر کیا گیا تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مہمانوں کو کھانا کھلا رہے تھے عین اسی وقت مولوی ظہور محمد قصور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لئے آ گئے۔ مولوی ظہور محمد، حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے داماد بھی تھے اور بھتیجے بھی تھے اس کے علاوہ ان کا شمار حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں ہوتا تھا۔ مولوی ظہور محمد صاحب نے ایک درویش کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اطلاع لانے والے درویش کو حکم دیا مولوی صاحب کی مکمل خاطر مدارت کی جائے اور ان کی مہمان نوازی میں کسی بھی قسم کی کسر باقی نہ رکھی جائے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں مہمانوں کو کھانا کھلانے میں مصروف ہوں اس لئے یہاں سے فارغ ہو کر حاضر ہوں گا۔ اتفاقاً حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے شب بھر وہیں مصروف رہنا پڑا اور ملاقات کے لئے مولوی

ظہور محمد صاحب کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ دوسری طرف مولوی ظہور محمد صاحب ساری رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کرتے رہے۔ انہوں نے اسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تکبر جانا اور انتہائی غصے کے عالم میں صبح کو سیدھے لاہور پہنچے اور حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے جا کر شکوہ کیا اور کہا کہ میں حسب الارشاد سیّد عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملنے قصور گیا تھا شب بھر اس کا انتظار کیا لیکن وہ مجھے ملنے نہیں آیا اور اپنی خودی اور تکبر کے نشہ میں اس قدر سرشار تھا کہ میرے آنے کی پرواہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ جلال میں آ گئے اور فرمایا۔

"عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) کی یہ مجال ہم نے اس نکمے سے کیا لینا چلو ہم بھی اس کی کیاریوں سے پانی موڑ کر تیری طرف کر دیتے ہیں۔"

مرشد پاک کا یہ فرمانا تھا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے قیامت برپا ہو گئی جیسے ہی مرشد نے رحمت کا سرچشمہ بند کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہار، خزاں میں بدل گئی، پردہ بند ہو گیا، اللہ والے نظارے جاتے رہے، تجلی ظلمت میں اور خوشی ماتم میں بدل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ الغرض جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام ولایت سلب ہو گئی تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ، مولوی غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا کام اور سامان خورد و نوش مجھ سے سنبھال لیں۔"

یہ فرما کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام سامان ان کے سپرد کیا اور اپنی خانقاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

o...o...o

قصہ نمبر ٦٧

مرشد پاک کی رضا کے سوا کسی شے کی پرواہ نہیں

سرچشمہ رحمت بند ہوتے ہی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کے پاس دوڑے ہوئے آئے مگر مرشد پاک نے منہ موڑ لیا اور ان کا خانقاہ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا۔ ایک طرف مرشد پاک کی ناراضگی اور دوسری جانب منہ نہ لگنے کا حکم کسی مرید کے لیے اس سے بڑی سزا اور کیا ہو سکتی ہے اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جان پر بن آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک کی جدائی کے غم میں گریہ کرتے رہے۔

مرشد پاک سے جدائی کا غم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اب لگن لگی کیہہ کریئے ، نہ جی سکیئے تے نہ مریئے
تم سنو ہماری بیناں ، موہے رات دنے نہیں چیناں
ہُن پی بن پلک نہ سریئے

مرشد پاک کی جدائی کے غم میں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور دیوانوں کی مانند گلیوں بازاروں میں گھومنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر تدبیر آزمائی کہ کسی طرح مرشد پاک کی ناراضگی ختم ہو جائے مگر ناکام رہے اور اب حسرتِ وصال اس قدر بڑھ چکا تھا کہ ماسوائے مرشد کی رضا کے کسی اور شے کی پرواہ نہ تھی۔

قصہ نمبر ۶۹

مرشد پاک سے والہانہ عشق

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کافیوں میں مرشد پاک کا نام لکھ لکھ کر اپنے عشق کا اظہار کیا اور اپنے قلبی سکون کے لئے مرشد پاک سے اپنی محبت کے اظہار کے لئے کافیوں کا سہارا لیا۔ مرشد پاک کے عشق کی آگ کو بھڑکانے میں تان سین کی قبر پر موجود بیری کے پتوں نے بھی اپنا کام دکھایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان موسیقی کی جانب ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی لکھی کافیوں کو لے کے ساتھ پڑھتے اور سننے والوں کو مدہوش کر دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کافیوں میں محبوب کے وصال اور محبوب کی جدائی کی آگ کا ایک آلاؤ روشن تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں مرشد پاک سے اپنی جدائی کے غم کو اس پرسوز انداز میں بیان کیا کہ پڑھنے والے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں چھپے درد کو اپنا درد جاننے لگتے ہیں۔

قصہ نمبر ۷۰

مرغ بسمل کی مانند اذان

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا جب درد حد سے بڑھ گیا اور کسی بھی صورت مرشد پاک کی شکل دیکھے بغیر گزارہ نہ رہا اور مرشد پاک کی جدائی کا غم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر وقت تڑپانے لگا تو تڑپ کا سوز مزید بڑھ گیا ایسے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرغ بسمل کی مانند تڑپتے ہوئے یہ اذان دینی شروع کر دی۔

مینوں چھڈ گئے آپ لد گئے ، میں وِچ کیہ تقصیر
راتیں نیند نہ دے بھکھ ، اکھیں پلٹیاں نیر
چھویاں نے تلواراں کولوں ، عشق دے تکھے تیر
عشق جیڈ نہ ظالم کوئی ، ایہہ رحمت بے پیر
اِک پل ساعت آرام نہ آوے ، بُری برہوں دی پیر
بلھا شوہ جے کرے عنایت ، دکھ ہوون تغیر
مینوں چھڈ گئے آپ لد گئے ، میں وِچ کیہہ تقصیر

○......○......○

قصہ نمبر ۷۱

موسیقی اور ناچ گانے میں مہارت حاصل کرنا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ گوالیار سے آنے کے بعد اپنے گھر والوں کے پاس ایک روز قصور قیام کے بعد حسب ہدایت لاہور تشریف لائے اور سیدھے ہیرا منڈی پہنچے اور ایک ایسی مغنیہ کے ہاں قیام کیا جو ہر سال عرس مبارک حضرت شاہ رضا قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوتی تھی اور اس عقیدت مندی کی وجہ سے وہ ہر جمعہ محفل سماع حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ پر بھی حاضر ہو کر اپنے کلام سے انہیں اور حاضرین محفل کو شاد کام کیا کرتی تھی۔ مغنیہ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچانتی تھی اس لئے اس نے اپنے ہاں ٹھہرانے سے انکار کر دیا کہ کہیں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ ناراض نہ ہو جائیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے حد اصرار کے بعد اس کو راضی کر لیا اور صاف الفاظ میں اس سے یہ عہد لیا کہ وہ یہ راز کبھی کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے گی۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے موسیقی اور ناچ گانے میں بے پناہ مہارت حاصل کی اور خدمت گزاری کے ذریعہ مغنیہ کا دل موہ لیا۔ جسے ابتداء ہی سے ہی مرشد پاک کے عشق کی سرشاری ملی ہو اور وہ باطنی نعمت سے سرفراز ہوا اور اس کا دامن ہمیشہ اس سرشاری سے بھرپور رہا ہو ایسے میں اس سے اگر اچانک دولت عرفان چھن جائے تو اس پر کیا گزرتی ہے یہ بات صرف وہی جان سکتا ہے دوسرا نہیں؟ چونکہ عرفانی روحانی دولت کا مالک مرشد کامل ہوتا ہے طالب یا مرید اس لحاظ سے مرشد کامل کی رحمت کا

محتاج ہے گو کہ طالب خود مرشد کامل کی تلاش کرتا ہے اور اپنی کوشش ہی سے اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر منزل حقیقی کو پاتا ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے وہ نہ تو عقل و فکر کی مدد سے مرشد کامل کی پہچان یا تلاش کر سکتا ہے نہ اپنی طاقت یا ہوشیاری سے اس سے حقیقی راستہ حاصل نہیں کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنی کوشش سے اندرونی منزلیں طے کرنے کے قابل بن سکتا ہے حقیقی راہ کا ملنا، روحانی ترقی کا حاصل ہونا اور اس کا قائم دائم رہنا سب مرشد کے رحم و کرم پر منحصر ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گورو جو چاہے سو کردا ہے
گورو خالی کاسے بھردا ہے
گورو بھریاں نوں خالی کردا ہے

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۲

میرا مقصد مرشد پاک کی ناراضگی دور کرنا ہے

حضرت بابا بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ناچ گانے میں ہر طرح کی مہارت حاصل کر لی تو ایک دن جب جمعہ کے روز مغنیہ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قوالی کے لئے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں جانے لگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مغنیہ سے کہا کہ جب تم قوالی ختم کر لو تو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کرنا۔

"ہمارے گھرانے میں ہندوستان سے ایک مغنیہ آئی ہے اگر حکم ہو تو اگلے جمعہ اسے مجرا کے لئے حاضر خدمت کیا جائے پھر جو حکم ملے اس سے مجھے آگاہ کرنا لیکن میرا نام وہاں نہ لینا۔"

مغنیہ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی مغنیہ ہے اور کون ہے؟ اور اس وقت حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ وہاں کوئی اور موجود نہ تھا اور بازار میں کوئی بھی ایسا ماہر نہ تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مانند رقص کر سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مغنیہ سے فرمایا۔

"وہ مغنیہ میں ہوں اور تمہارے سامنے بیٹھا ہوا ہوں"

یہ فرماتے ہی حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں ایک مرتبہ پر مرشد پاک سے جدائی کا غم عود آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر مغنیہ اور اس کے ہمراہی تمام حیران رہ گئے اور انہوں نے آپ

رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ عورت کے روپ میں وہاں جائیں گے؟
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''میری داستانِ غم نہ پوچھو اور میں ایک مغنیہ کے بھیس میں وہاں جانا چاہتا ہوں۔''

مغنیہ نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو کہا۔

''آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجبوری اپنی جگہ پر لیکن ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مغنیہ کا جواب سنا تو بے چین ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے ایک مرتبہ پھر آنسوؤں کی لڑی جاری ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رقت آمیز لہجے میں کہا۔

''کیسا خطرہ؟ تمہیں تو صرف ان کے سامنے اس مغنیہ کی تعریف کرنی ہے اب یہ میری قسمت حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ مجھے طلب فرمائیں یا پھر انکار فرما دیں۔''

مغنیہ نے جب حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو کہا۔

''آپ رحمۃ اللہ علیہ ہماری عزت اور روزی سے کیوں کھیلتے ہیں؟ ہم تمہاری خاطر جھوٹ بول کر اپنی دنیا اور عاقبت خراب نہیں کرنا چاہتے اور اگر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب طلب کر لیا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ اگر ہماری اس حرکت کا انہوں نے برا منایا تو پھر ہم کہاں جائیں گے؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ مغنیہ کسی طور پر راضی نہیں ہو

رہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ روتے ہوئے بولے۔

”میں حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی عارفانہ مجلس میں کوئی غیر نہیں اور نہ ہی بھیس بدل کر ان سے کوئی مذاق کرنے جا رہا ہوں میں ان کا محبوب مرید ہوں بس اپنی ایک غلطی کے سبب راندہ درگاہ ہو گیا اور مرشد پاک کی ناراضگی دور کرنے کے لئے یہ روپ دھارنا چاہتا ہوں تا کہ مجھے اس حال میں دیکھ کر شاید انہیں میرے حال پر رحم آ جائے۔“

مغنیہ کو جب اصل صورتحال کا علم ہوا تو وہ بے حد متاثر ہوئی اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ان کے گانے کی تعریف کرے گی۔

○.....○.....○

قصہ نمبر ۷۳

ہم اس مغنیہ کو خوب جانتے ہیں

پھر بروز جمعہ مغنیہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بعد قوالی مغنیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"حضور! ہندوستان کی ایک مشہور مغنیہ اپنے فن کے مظاہرے کے لئے یہاں آئی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے فن کی داد پائے۔"

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم اس مغنیہ کو خوب جانتے ہیں تم اگلے جمعہ اسے اپنے ساتھ ضرور لانا۔"

مغنیہ نے واپس آ کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خوش خبری سنائی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خوشی سے نہال ہو گئے اور پھر مرشد پاک کو یاد کرتے ہوئے کافی دیر تک آنسو بہاتے رہے اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مرشد پاک سے جدائی میں یہ دن گزارنا مزید مشکل ہو گیا۔

قصہ نمبر ۷۴

مرشد پاک کی بارگاہ میں بصورتِ مغنیہ

اگلے جمعہ کے روز حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے صبح صادق سے پہلے غسل کیا، نمازِ تہجد ادا فرمائی اور بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا مانگی کہ مرشد پاک ان سے راضی ہو جائیں۔ بعد نمازِ فجر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سابقہ لباس اتارا اور مغنیوں والا لباس پہنا، پاؤں میں گھنگھرو پہنے اور چہرے پر نقاب چڑھا یا ایسے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں ایک عجیب اضطراب طاری ہو گیا۔ پھر وقت مقررہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ مغنیہ کے ہمراہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے چل دیئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ مرشد پاک پر پڑی تو خود پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا مگر پھر بھی خود پر قابو پاتے ہوئے ایسا پرسوز کلام سنایا کہ تمام اہل محفل پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور ہر جانب سے واہ واہ کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب حاضرین کو یوں وجد میں دیکھا تو فوراً کلام بدلتے ہوئے ذیل کی کافی گانا شروع کر دی۔

تیرے عشق نے ڈیرا، میرے اندر کیتا!
بھر کے زہر پیالہ، میں تاں آپے پیتا!
چھیتی بوہڑیں وے طبیبا، نہیں تاں میں مر گئی آں
تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا

چھپ گیا وے سورج ، باہر رہ گئی آ لالی
وے میں صدقے ہوواں ، دیویں مُڑ جے وکھالی
پیرا! میں بھُل گئی آں ، تیرے نال نہ گئی آں
تیرے عِشق نچایا کر کے تھیّا تھیّا
اِیس عشقے دے کولوں ، مینوں ہٹک نہ مائے
لاہو جاندڑے بیڑے ، کیہڑا موڑ لیائے
میری عقل جو بھُلی ، نال مہانیاں دے گئی آں
تیرے عِشق نچایا کر کے تھیّا تھیّا
اِیس عشقے دی جھنگی وِچ مور بولیندا
سانوں قِبلہ تے کعبہ ، سوہنا یار دسیندا
سانوں گھائل کر کے ، پھیر خبر نہ لئی آں
تیرے عِشق نچایا کر کے تھیّا تھیّا
بلھا شوہ نے آندا ، مینوں عنایت دے بُوہے
جس نے مینوں پوائے ، چولے ساوے تے سُوہے
جاں میں ماری ہے اڈی ، مل پیا ہے رہیّا!
تیرے عِشق نچایا کر کے تھیّا تھیّا

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کلام پڑھنا شروع کر دیا۔

کیہ جاناں میں کوئی رے بابا ، کیہ جاناں میں کوئی
نچن لگی تے گھونگٹ کیہا ، موہنہ توں لہہ گئی لوئی
جو کجھ کرسی اللہ بھانا ، کیہ کجھ کرسی کوئی

جو کجھ لیکھ متھے دا لکھیا ، میں اُس تے شاکر ہوئی

گو گو کر دی قمری آئی! گل وِچ طوق پیوئی

بس نہ کر دی گو گو کولوں ، گو گو اندر موئی

عاشق بکرا معشوق قصائی! میں میں کر دی کوہی

جوں جوں میں زیادہ کر دی ، توں توں موہی موہی

کسے اِک سہی میں دس سہیاں ، پھر کیہ کر سی کوئی!

جس دے نال میں پیت لگائی ، تس جیہی میں ہوئی

الف نچھاتا ب پچھاتی ، تے ملامت ہوئی

جو کجھ ساڈے اندر وِسدا ، ذات ہماری ہوئی

جے مہر کریں تے فضل کریں ، پھر میں عاجز نوں ڈھوئی

بلھا شاہ عنایت کر کے! شوق شراب دِی توئی

کیہ جاناں میں کوئی رے بابا ، کیہ جاناں میں کوئی

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۵

تو بلھا ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب دونوں کافیاں گا چکے تو حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''تو بلھا ہے؟''

یہ سننا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رقص تھم گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دیوانہ وار آگے بڑھے اور مرشد پاک کے قدموں سے جا لپٹے اور عرض کیا۔

''سیّدی! میں بلھا نہیں بھولا ہوں۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا تھا کہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے فرمایا۔

''تو میرا بلھا ہے اور اب یہ تیرا سوز و عشق کبھی بھی کم نہ ہو گا اب تو بے فکر ہو جا کہ آئندہ تیری ولایت کوئی بھی چھین نہ سکے گا۔''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرما کر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سلب شدہ ولایت انہیں لوٹا دی۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اپنے مرشد پاک کو راضی کر لیا تھا اور اب دونوں پیر و مرید ایک دوسرے کے ساتھ گلے لگے راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے۔ پھر جیسے حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نظر کرم اٹھی اور آنکھوں سے

آنکھیں ملیں اور آغوشِ محبت وا ہوئی تو سارا ملال جاتا رہا اور تمام فراق آنکھوں کے راستہ پانی بن کر بہہ گیا۔ اپنی غلطی کی معافی ملنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد خوش تھے اور دوبارہ قربِ مرشد ملنے پر اللہ عزوجل کے شکر گزار تھے۔ پھر کیا تھا رحمت کا بند سرچشمہ دوبارہ پھوٹ نکلا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوکھی کیاری کو پھر سے رحمت کا پانی سیراب کرنے لگا۔

بلھا شوہ گھر لپٹ لگاہیں ، رستے میں سُتھ بن تن جائیں
میں ویکھاں عنایت سائیں ، جس مینوں شوہ ملایا اے

O.......O.......O

قصہ نمبر ۷۶

اللہ عزوجل کی تقسیم کے مطابق تقسیم کرو

محفل سماع کے بعد معمول کے مطابق شیرینی تقسیم کی جاتی تھی اور ہر مرتبہ کسی نہ کسی مرید کو شیرینی تقسیم کرنے کا حکم ملتا تھا۔ حکم شیخ پر وہ مرید خاموشی سے شیرینی سب میں برابر تقسیم کر دیتا لیکن اس دن حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو شیرینی تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ادب کے ساتھ مرشد پاک سے پوچھا۔

''سیّدی! مٹھائی کس طرح تقسیم کروں؟''

حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی سے حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا پھر تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔

''عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ مجلس میں جس طرح شیرینی تقسیم ہوتی ہے تم بھی اسی طرح تقسیم کر دو۔''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''حضور! خادم کا مطلب یہ ہے کہ شیرینی کی تقسیم اللہ عزوجل کی تقسیم کے مطابق ہو یا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سوال سن کر تمام حاضرین محفل حیران رہ گئے

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۷۸

کلام کی انفرادیت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے خدا رسیدہ درویش، فقیر کامل اور عاشق حقیقی تھے جنہوں نے مرشد کے عشق کے ذریعے عشق حقیقی کی منازل طے کیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشق میں شدت سوز اور تڑپ کے ساتھ ساتھ قربانی کا جذبہ بھی نمایاں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے اپنی اونچی ذات اور علمیت عشق کی دہلیز پر نذر کردی تھی اور ہجر کی آگ میں تڑپتے ہوئے بھی مرشد پاک کے متعلق اپنے عقیدہ کو ڈگمگانے نہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام عشق مجازی کا زینہ لے کر عشق حقیقی کے رتبہ کو پانے کی راہ دکھاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات اور کلام اسی راستہ کی بے شمار لطیف رموز سے بھرپور ہیں۔ یہ حقیقی عاشق کے عشق کو پروان چڑھاتی ہیں اور اس کو اس راہ پر چلنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کی ترغیب دیتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام صدیوں سے صدیوں تک عاشق حقیقی کے لئے معرفت کی تجلی کا کام کرتا رہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۷۹

روحانی دولت آرائیں فقیر سے ملی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم و فضل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی دولت آرائیں فقیر حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملی جو بظاہر پیاز کی پنیری لگا رہے تھے اور درحقیقت متلاشیانِ حق کے دل میں اللہ عزوجل کے کلمہ کا پودا لگانے کے ماہر تھے۔ حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ محنت اور مشقت کی کمائی کرتے ہوئے اپنی روحانیت کی اعلیٰ دولت مفت تقسیم کرتے تھے۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۰

علم کا مقصد صحیح راستہ بتلانا ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''مذہبی کتابوں کا عمل سے خالی علم عذابوں کی ایک گٹھری ہے عالم لوگ مذہبی کتابوں کی تشریح کرتے وقت بال کی کھال اتارتے ہیں مگر وہ اندرونی راز سے واقف نہیں ہوتے انہیں نہ تو حقیقت کا ذاتی تجربہ ہے اور نہ ہی وہ کتابوں میں تحریر شدہ باتوں کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں علم کا مقصد صحیح راستہ بتلانا ہے اور اس کے حصول میں معاون ہونا ہے جس علم میں نیت صاف نہ ہو اور نفس پر قابو نہ پایا جاسکے ایسے علم کا کچھ فائدہ نہیں۔''

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۱

معرفت میں کمال

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو معرفت میں وہ کمال حاصل تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر خود سے بے خبر ہو جاتے اور اللہ عزوجل کی محبت میں اس قدر مست اور بے خود ہو جاتے کہ خود سے دور ہو جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''بقول حکماء انسان کے عناصر اربعہ آگ، پانی، مٹی اور ہوا ہیں مگر میرے نزدیک یہ اربعہ عناصر نہیں ہیں بلکہ میرے اربعہ عناصر میں تمام کائنات کو بنا کر اس میں خود اللہ عزوجل ہی کا جلوہ نظر آتا ہے بچے میں وہ جلوہ گر ہے ماں باپ میں وہ جلوہ گر ہے زندگی موت میں وہ جلوہ گر ہے پھول اور خوشبو میں وہ موجود ہے غرضیکہ کائنات کے ہر ذرے میں خدا کا نور چمک رہا ہے۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۲

گستاخ کا انجامِ بد

ایک مرتبہ موسم سرما میں موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور چہار سو طوفان و باد و باراں امڈ پڑا تھا۔ اتفاقاً ایسا ہوا کہ گھر میں خواتین کے علاوہ اور کوئی بھی نہ تھا اور حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مکان کچا تھا۔ مکان کی چھت پر لکڑی کا پرنالہ لگا ہوا تھا۔ اس اثناء میں ایک راجپوت جو کہ چودھری پانڈو کی اولاد میں سے تھا اس کا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے پچھواڑے سے گزر ہوا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں بانس کی ایک لمبی سی چھڑی پکڑ رکھی تھی جس سے اس نے شرارت کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے پرنالے کو گرا دیا اور چھت کا تمام پانی مکان کے اندر گرنے لگا۔ اس شخص کی اس نازیبا شرارت کو ملحقہ مسجد میں موجود ایک آدمی دیکھ رہا تھا اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ ساری بات بتا دی کہ فلاں شخص نے یہ شرارت کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جلال میں آ گئے اور فرمانے لگے۔

"کیا وہ شخص خیریت سے اپنے گھر پہنچ گیا ہے؟"

ابھی وہ اپنے گھر تک نہیں گیا تھا کہ اس کے پیٹ میں شدید درد کی لہر اٹھی اور وہ تڑپنے لگا۔ اس کے والدین بھاگے ہوئے آئے تاکہ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگی جائے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع دینے سے قبل ہی وہ شخص مر گیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۳

کھوتیاں والے سَد بلائی سُتی ایں تاں جاگ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں خاندان والوں کے طعنوں سے تنگ آ کر کھوتے خرید کر کھوتیاں والا کہلانے لگے تھے انہیں دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ لوگ فریاد لے کر آئے۔ انہیں کسی نے بتایا تھا ان کے دکھ کا مداوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے اور وہ کمائی والا فقیر ہے۔ ہوا یوں کہ کسی غریب کی حسین وجمیل بیوی کو ایک جابر حاکم زبردستی اٹھا کر اپنے گھر لے گیا اور اس غریب کی صدا کسی نے نہ سنی۔ اس جابر حاکم نے اس کی بیوی واپس کرنے سے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ الٹا اسے ڈرایا دھمکایا اور مارا بھی۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا۔

"جاؤ دیکھو شہر میں کہیں طبلہ ساز سارنگی والے سارنگی طبلہ تو نہیں بجا رہے ہیں؟"

اس نے آ کر بتایا کہ ایک جگہ چند ہیجڑے ناچ گا رہے ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے ہمراہ ہو لئے اور ان ہیجڑوں میں شامل ہو کر ناچنے لگے۔ جب وجدانی کیفیت طاری ہوئی تو اس سے پوچھا کہ وہ جابر حاکم کہاں رہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں جگہ کھجوری اور آموں والی باغیچی میں وہاں اس کی رہائش گاہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سن کر بھرپور توجہ اس پر ڈالی اور اونچی لے میں گانے لگے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امباں والی بغچی سُنی دی ، کھجی والا باغ
کھوتیاں والے سد بلائی سُتی ایں تاں جاگ
چنیا ایوں چھریندا یار چنیا ایوں چھڑیندا

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ عورت بھاگتی ہوئی آ گئی۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے کہا کہ جاؤ اپنی بیوی کو لے جاؤ۔

O......O......O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۴

والد بزرگوار پر معرفت کا رنگ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت بیان کی اور طعنہ دیا کہ پہلے تو تمہارے بیٹے نے گدھے پال رکھے تھے اب وہ ہیجڑوں کے ساتھ ناچتا اور گاتا پھرتا ہے اور سیّدوں کی عزت خاک میں ملا رہا ہے۔ حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات سن کر صدمہ پہنچا اور وہ ایک ہاتھ میں لاٹھی اور دوسرے ہاتھ میں تسبیح لئے وہاں آن پہنچے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والد بزرگوار کو دیکھا تو اور توجہ سے گانے لگے۔

لوکاں دے ہتھ مالیاں تے بابے دے ہتھ مال
ساری عمراں پٹ پٹ مر گیا گھس نہ سکیا وال
چنیا ایوں چھڑیندا لال چنیا ایوں چھڑیندا

حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے لاٹھی، تسبیح پھینکی اور وجد میں ناچنے لگے۔

پُتر جنہاں دے رنگ رنگیلے پے وی دیندے تار
چنیا ایوں چھڑیندا یار چنیا ایوں چھڑیندا

نورِ عرفان کی روشنی سے حضرت سخی شاہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ کے قلب کی دنیا روشن ہو گئی اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی معرفت عشق کے رنگ میں رنگے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۵

وصال کا وسیلہ مرشد کی ذات ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وصال کا وسیلہ مرشد کامل کی ذات ہے مریدوں کے لئے ان کا مرشد کامل ہی مجسم خدا ہوتا ہے۔ عشق کی راہ میں عاشق کی بڑی مصیبتیں اور دکھ برداشت کرنے پڑتے ہیں اور سچا عاشق ان مراحل سے گزرنے کو تیار ہوتا ہے اور عشق کو ترک کرنے کا خیال کبھی بھی اپنے دل میں نہیں لاتا۔ عشق ایک ایسا جادوئی اثر ہے جس سے تمام دکھ مٹ جاتے ہیں۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۶

اللہ عزوجل انسانی قالب میں رہتا ہے

علم پڑھیا اشراف نہ ہوون
جیہڑے ہوون اصل کمینے
پتل کدی نئیں سونا بندا
بھانویں جڑیے لعل نگینے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل انسانی قالب میں رہتا ہے اور انسان اسے مسجدوں، مندروں، صحراؤں اور بیابانوں میں ڈھونڈتا رہتا ہے وہ عاشق اور معشوق دونوں میں بستا ہے اور عشق کے ذریعہ سے ہی اس کی حقیقت کو پہچانا جا سکتا ہے۔

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۷

اللہ عزوجل وقت اور مقام کی حد سے باہر ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل وقت اور مقام کی حد سے باہر ہے وہ ہر جاندار شے میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے تمام کائنات اسی کے حکم سے وجود میں آئی ہے اور پھر اس نے اپنے آپ کو عشق کی صورت میں ہر مخلوق کے اندر سمو دیا ہے۔

کن فیکون کیہا فیکون کہایا
باطن ظاہر دے وِل آیا
بے چونی دا چون بنایا
بکھری کھیڈ مچائی جے

O.....O.....O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۸

علم کی حقیقت

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر علم کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"علم کا مقصد ہماری قوت تمیز کو تیز کرنا ہے اور ہمیں سچ اور جھوٹ، غلط اور صحیح، اچھے اور برے میں تمیز سکھانا ہے خود کو عالم کہلوانے والے اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں وہ نیک اور بد، مومن اور کافر کی پہچان نہیں کر سکتے جس علم کے باعث ہوس و حرص کی آگ ٹھنڈی ہونے کی بجائے مزید بھڑکے اس علم سے جہالت بہتر ہے۔"

علموں پئے قضیئے ہور ، اکھاں والے انھے کور

پھڑے سعد تے چھڈے چور ، دوہیں جہانی ہویا خوار

O......O......O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۸۹

روح سے خطاب

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ روح کو مخاطب کر کے کہتے ہیں یہ ملک تیرا اپنا نہیں ہے تیرا ملک بہت دور ہے راہ میں جنگل بیابان ہیں جب تجھے اکیلے یہ سفر طے کرنا پڑے گا کوئی ہم دم، ہم سفر، یار و مددگار تیرے ساتھ نہ ہوگا تو ایسی حالت میں تیری مدد کون کرے گا؟ جب یہاں سکندر جیسے شہنشاہ، سلیمان جیسے دانا، بڑے بڑے پیغمبر نہ ٹھہر سکے تو توں یہاں کیسے ہمیشہ رہ سکتی ہے؟ یہاں نہ تو یوسف زلیخا رہے نہ چنبیلی، لالہ، سوسن اور سنبل رہے اور اگر یہاں رہنے کے لائق ہر لحاظ سے کوئی شے ہے تو وہ مالک حقیقی کا عشق اور اس کا پاک کلمہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ وصال کیا جاسکتا ہے۔

○......○......○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۰

کچھ بنے ہو تو پھر مار بھی کھاؤ

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے حجرہ میں عبادتِ الٰہی میں مشغول تھے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مرید حجرہ کے باہر بیٹھے گاجریں کھانے میں مصروف تھے۔ قریب سے چند مسلمان گزرے اور انہوں نے جب ایک درویش کے ڈیرے پر مسلمانوں کو روزہ توڑتے دیکھا تو غضبناک لہجے میں بولے تمہیں شرم نہیں آتی رمضان کے مہینے میں چر رہے ہو؟ ان مریدوں میں سے ایک بولا۔

''جاؤ اپنی راہ لو ہمیں بھوک لگی ہے اس لئے کھا رہے ہیں۔''

ان لوگوں کو شک ہوا یہ مسلمان نہیں ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ ان لوگوں نے پھر ان کو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ وہ مسلمان جو کہ گھوڑوں پر سوار تھے انہوں نے ان کے ہاتھوں سے گاجریں چھین کر دور پھینک دیں اور ان کو تھپڑ بھی مارے۔ واپس جانے لگے تو ان کے دل میں خیال آیا کہ ان کا پیر بھی شاید ایسا ہی ہو۔ یہ سوچ کر وہ حجرہ میں جا کر بولے۔

''آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کون ہیں؟''

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بدستور آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بازو اونچے کر ہاتھ ہلا دیئے۔ انہوں نے پھر پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر بازو اوپر کر کے ہاتھ ہلا دیئے۔ وہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیوانہ سمجھ کر چلے گئے۔ ان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانے کے بعد وہ مرید دہائی دیتے ہوئے حجرہ میں داخل ہوئے اور شکایت کی یہ لوگ جو گئے ہیں انہوں نے ہمیں مارا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ضرور تم نے کوئی غلط حرکت کی ہو گی؟''

وہ بولے ہم نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا۔

''انہوں نے تم سے کیا پوچھا تھا؟''

وہ بولے انہوں نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بات سنی تو فرمایا۔

''کچھ بنے ہو تو پھر مار بھی کھاؤ ہم سے جب انہوں نے پوچھا تم کون ہو تو میں نے کہا میں کچھ بھی نہیں ہوں۔''

O......O......O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۱

چوروں کی توبہ

جن دنوں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ گاؤں پانڈو کے میں مقیم تھے وہاں ایک مرتبہ سخت قحط آن پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں سے کہا تم میری بیٹھک پر مٹی ڈال ڈال کر اسے اونچا کرو اور فی کس دو آنے کے حساب سے سب کو اجرت دی جائے گی چنانچہ اردگرد کے لوگ مٹی ڈالنے کے لئے ٹوٹ پڑے اور روزانہ شام کو جب دیہاڑی پوری ہو جاتی آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی جائے نماز کے نیچے سے رقم نکال نکال کر تمام مزدوروں کو فی کس دو آنے کے حساب سے مزدوری دے دیتے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے دو آدمیوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یقیناً آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جائے نماز کے نیچے بہت بڑا خزانہ دفن ہوگا۔ یہ دونوں شخص رات کو آئے اور انہوں نے اس جگہ کو نیچے سے کھودنا شروع کر دیا لیکن کافی گہری کھدائی کرنے کے باوجود بھی انہیں وہاں سے کچھ حاصل نہ ہوا تو انہوں نے مجبوراً کھدائی کی ہوئی مٹی اس گڑھے میں دوبارہ ڈال دی اور جگہ ہموار کر دی پھر حسب معمول جائے نماز بچھا دیا تاکہ یہ بھید ظاہر نہ ہو۔ اگلے دن وہ دونوں شخص دیگر مزدوروں کے ساتھ مل کر پھر اسی جگہ مٹی ڈالنے لگے جب دیہاڑی پوری ہو چکی تو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو آدمیوں سے کہا۔

”تمہیں آج کی مزدوری تمام مزدوروں کو مزدوری ادا کرنے کے بعد دی جائے گی۔“

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ جب تمام مزدوروں کو مزدوری کے دو دو آنے ادا ہو چکے تو ان دو آدمیوں کو حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار چار آنے ادا کیے۔ اس پر دیگر مزدوروں نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سب کو دو دو آنے اجرت ادا کی لیکن ان دونوں کو چار چار آنے دیئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"یہ دونوں رات کو بھی کام کرتے رہے ہیں اور تم لوگوں نے صرف دن کو ہی کام کیا ہے۔"

اس پر وہ دونوں آدمی شرمندہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی مانگتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔

O......O......O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۲

مینوں درد اولڑے دی پیر

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی خطا کی معافی مانگتے ہوئے اور اپنی جدائی کے غم کو بیان کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

مینوں درد اولڑے دی پیر
آویاں رانجھا دے دے نظارہ
معاف کریں تقصیر
تخت ہزاریوں رانجھا ٹریا
ہیر نمانہ دا پیر
ہور نادلے نوشہ آوے جاوے
کی بلھے وچ تقصیر

O......O......O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۳

رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد پاک حضرت شاہ عنایت قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کی اپنی کیفیت کا اظہار اپنی ذیل کی کافی میں یوں کرتے ہیں۔

رانجھا رانجھا کر دی نی میں آپے رانجھا ہوئی
سدو نی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھو کوئی
رانجھا میں وِچ، میں رانجھے وِچ ہور خیال نہ کوئی
میں نہیں اوہ آپ ہے اپنی آپ کرے دلجوئی
جو کوئی ساڈے اندر وسے ذات اساڈی اوئی
ہتھ کھونڈی میرے اَگے منگو، موڈھے بھورا لوئی
بلھا ہیر سلیٹی ویکھو، کتھے جا کھلوئی
جس دے نال میں نیونہہ لگایا، اوہو جیہی ہوئی
تخت ہزارے لے چل بلھیا سائیں ملے نہ ڈھوئی

○.....○.....○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۴

محبوب کے وصال میں نفس سد راہ ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبوب کے وصال میں نفس سد راہ ہے اس کے وصال کے لئے عشق اور وجد مددگار ثابت ہوتے ہیں نہ عقل اور منطق۔

عشق حقیقی نے مٹھتی کڑے ، مینوں دسو پیا دا دیس
ماپیاں دے گھر بال ایانی ، پیت لگا کے لٹی کڑے
منطق معنے مکنز و قدروی ، میں پڑھ پڑھ علم نکھی کڑے
نماز روزہ اونہاں کیہہ کرنا ، جنہاں پریم صراحی لٹی کڑے
بلھا شوہ دی مجلس بہہ کے ، سب کرنی میری چھٹی کڑے
مینوں دسو پیا دا دیس ، نی مینوں دسو پیا دا دیس

O.....O.....O

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۵

لطیف راز

اللہ عزوجل کی ذات ہمارے اندر ہی موجود ہے اور یہ ایک بہت ہی لطیف راز ہے جس کا حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں ذکر کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ اس راز کو کھولنے میں ہچکچاتے ہیں کیونکہ اگر اس راز کو مکمل طور پر کھولا جائے تو بے شمار شرعی الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اللہ عزوجل کی ذات نہ ہی مسجد میں موجود ہے نہ ہی مندروں میں۔ وہ ہر انسان کے اندر اس کے مرشد کامل کے روپ میں موجود ہے۔ وہ فقط عاشقوں کے دل میں ہی نہیں بلکہ دشمنوں کے دلوں میں بھی بستا ہے اور اپنے آپ سے الجھنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

O......O......O

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۶

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روح غافل، بے سمجھ اور سوئی ہوئی ہے اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو مغرور، جوانی کے نشے میں چور، حسن پر نازاں، سہیلیوں میں محو، فضول باتوں میں مصروف، بے سلیقہ اور بے حیا کہہ کر بلاتے ہیں۔

اٹھ جاگ، گھراڑے مار نہیں
ایہہ سون تیرے درکار نہیں

O.......O.......O

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۷

بنیادی شے رب کا عشق ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اشیاء ناپائیدار اور فنا ہونے والی ہیں ان میں سے کوئی شے وقت آخر ساتھ نہیں دیتی بنیادی شے رب کا عشق اور مرشد کے حکم کی تعمیل ہے کیونکہ ان کے ذریعے ہم اپنے دنیاوی بندھن توڑ کر واپس اپنی اصل ذات (خدا) میں سما سکتے ہیں۔

رانجھن تخت ہزارے دا سائیں
اتھے بنیا چور
بلھے شاہ اَسان مرنا ناہیں
گور پیا کوئی ہور

O.....O.....O

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۸

انسان اشرف المخلوقات ہے

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کافیوں میں قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے بے شمار اشارات ملتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سمجھاتے ہیں انسان اشرف المخلوقات ہے اس میں اللہ عزوجل نے اپنا نور رکھا ہوا ہے اسے اس دنیا میں سیپیاں اور گھونگھے اکٹھے کرنے کے لئے نہیں بلکہ خود کو پہچاننے کے لئے بھیجا ہے۔

برے بندے نوں میں لبن ٹریا
پر برا لبا نہ کوئی
جد میں اندر جھاتی پائی تے
سے توں برا نہ کوئی

○...○...○

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۹۹

مفتی غلام سرور لاہوری کا خراجِ عقیدت

خزینۃ الاصفیاء کے مصنف مفتی غلام سرور لاہوری طبع ۱۲۸۴ھ نے اپنی تصنیف کے صفحہ ۹۹ پر حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر حال بیان کیا ہے اور لکھتے ہیں حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے اور قصور میں رہتے تھے ان کے پیروں کی نسبت چند واسطہ سے حضرت شاہ محمد غوث گوالیار رحمۃ اللہ علیہ تک جا پہنچتی ہے، وہ عابد و زاہد تھے اور صاحب جذب و سکر و عشق و محبت و وجد و سماع تھے، توحید میں بلند مرتبہ کلام اور قیمتی تقریریں پیش کرتے تھے۔ ان کے پنجابی اشعار معارف و توحید سے پُر ہیں اور ہر خاص و عام کی زبان پر ہیں ان کی کافیوں کو قوال اصفیاء کی محافل میں سناتے ہیں، سننے والوں کا ذوق و شوق ان سے بڑھتا ہے۔ ان کے خوارق اور کرامتیں زبان زد خلائق ہیں انہوں نے ۱۱۷۱ھ میں وصال فرمایا۔

○......○......○

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصہ نمبر ۱۰۰

دلی مراد پوری ہوئی

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک شخص روزانہ مزارِ مبارک پر اپنی کسی خواہش کی تکمیل کے لئے حاضر ہوتا اور دعا کرتا۔ ایک عرصہ یونہی گزر گیا اور اس کی گریہ کا سلسلہ جاری رہی اور اس کی مراد بر نہ آئی۔ وہ بندہ خاص تھا اس نے اپنا معمول ترک نہ کیا اور روزانہ حاضر ہو کر معمول کے مطابق دعا کرتا رہا۔ ایک دن وہ انتہائی رقت سے دعا مانگنے کے لئے سر بسجود تھا کہ گھنگروں کی آواز نے اس کا تسلسل توڑ دیا۔ اس نے گردن اٹھا کر دیکھا تو ایک گانے گانے والی اور ناچنے والی عورت اپنی تمام تر رنگینیوں کے ہمرا مزارِ پاک کے اندر داخل ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ایک کافی گا کر اور دعا مانگ کر رخصت ہو گئی چند دن بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ وہ پھر ایک دن آئی اور اپنے ہمراہ لنگر کے لئے دیگیں بھی پکوا کر لائی اور نیاز بھی تقسیم کی۔ لوگوں کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میری مراد پوری ہو گئی ہے اس لئے میں منت کی دیگیں پکوا کر لائی ہوں۔ وہ شخص ہنوز مزارِ پاک پر حاضر تھا اور اپنی دعا مانگ رہا تھا۔ مغنیہ کی بات سن کر انتہائی دل گرفتہ حالت میں گھر آ کر بستر پر لیٹ گیا اور سوچنے لگا ایک مغنیہ کی مراد تو چند روز میں پوری ہو گئی اور میں اتنے عرصہ سے گریہ کر رہا ہوں مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اسی حالت میں اسے اونگھ آ گئی تو اسے خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا۔

”مغنیہ کا انداز پسندیدہ نہ تھا اس لئے اللہ عزوجل نے اس کی مراد جلد پوری کر دی تا کہ بار بار میری قبر پر حاضر نہ ہو اور تمہاری گریہ وزاری اور عجز و انکسار اللہ عزوجل کو بے حد پسند ہے اس لئے تاخیر ہو رہی ہے۔“

جب اس شخص کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنی سوچ پر توبہ کی اور اس خواب کے بعد پرسکون ہو گیا پھر کچھ عرصہ بعد اس کی بھی دلی مراد بھی پوری ہو گئی۔

O.....O.....O

Click For More Books
Marfat.com
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari